بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 49   وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ   شمارہ 17

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

21/ محرم 1421 ہجری 27 شہادت 1379 ہش 27/ اپریل 2000ء

Postal Reg. No: PB

1504. Mr. Er. M. Salam,
Depty Chief (Engg.)
R.E.C. Project Office,
RYTHE ESTATE, UPPER KAITHU
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

ہالینڈ۔ 22/ اپریل 2000 (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور نے کل ہالینڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آنحضرت ﷺ کی متعدد مسنون دعائیں اور ان ترجمہ و تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

۱۴/ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں بعد نماز عصر احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"ملاقات سے غرض یہی ہوتی ہے کہ امر دین کے متعلق کچھ سوچا جاوے۔ میں بار بار کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہر نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے مسلمان دونوں مشترک ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو، وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ تم کلمہ گو ہو وہ بھی کلمہ گو ہیں۔ تم بھی اتباع قرآن کا دعویٰ کرتے ہو، وہ بھی اتباع قرآن کے مدعی ہیں۔ غرض دعووں میں تو تم اور وہ دونوں برابر ہو مگر اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو۔ اس واسطے اکثر اوقات مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ ظاہری طور سے جماعت کی تعداد میں تو بہت ترقی ہو رہی ہے کیا خطوط کے ذریعہ سے اور کیا خود حاضر ہو کر دونوں طرح سے سلسلہ بیعت میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ آج کی ڈاک میں بھی ایک لمبی فہرست بیعت کنندگان کی آئی ہے لیکن بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہو گی کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ کر اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔

میں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں مگر یہ معاملہ مجھ سے ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء اسی راہ پر آئے ہیں۔ "انک لا تھدی من احببت" (القصص:۵۷) یہ ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ہے۔ اب اور کون ہے جو اپنی مرضی سے کسی کو ہدایت پر قائم کر سکے۔ نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔ یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔ ہزار ہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات پرانی عادت یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔

باقی صفحہ (2) پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان المبارک ۱۹۹۹ء، ۲۰۰۰ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے درس القرآن کا خلاصہ

(درس القرآن مورخہ ۱۳/ دسمبر ۹۹ء قسط دوسری)

قرآن شریف نے ہی کامل تعلیم عطا کی ہے اور قرآن ہی کا ایسا زمانہ تھا جس میں کامل تعلیم عطا کی جاتی

حلال اور پاکیزہ کھانوں اور پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے وضو کے تفصیلی و جامع احکامات

۱۳/ دسمبر ۱۹۹۹ء بروز سوموار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ المائدہ کی چوتھی آیت کی تشریح کے تسلسل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس آیت میں صریح یہ بیان ہے کہ قرآن شریف نے ہی کامل تعلیم عطا کی ہے اور قرآن ہی کا ایسا زمانہ تھا جس میں کامل تعلیم عطا کی جاتی۔ قرآن کریم کا یہ دعویٰ کامل تعلیم کا، اسی کا حق تھا اور اس کے سوا کسی آسمانی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ توریت اور انجیل نے کبھی کامل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ انجیل نے بھی کھلا کھلا اقرار کیا ہے کہ اور بہت سی باتیں قابل بیان تھیں مگر تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ فارقلیط آئے گا تو وہ سب کچھ بیان کرے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فارقلیط نام سے واضح طور پر آنحضور ﷺ مراد ہیں۔ اس بارہ میں میں نے تحقیق کی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ کسی وقت پیش کر دوں گا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑے بڑے مشائخ اور گدی نشین اور صاحب سلسلہ جنہوں نے الحادوں اور بدعات کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے یہ سب بے ضرورت دفائرہ ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب دین کامل ہو گیا تو پھر آنحضورؐ کے بعد کسی نبی یا مجدد وغیرہ کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کا شہادت القرآن سے بحوالہ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۳۹، اقتباس پیش فرمایا جس میں حضورؑ نے فرمایا ہے کہ اس طرح تو "معترض نے ایسا خیال کر کے قرآن کریم پر اعتراض کیا ہے کیونکہ قرآن کریم نے اس امت میں خلیفوں کے پیدا ہونے کا وعدہ کیا ہے...... اور فرمایا ہے کہ ان کے وقتوں میں دین استحکام پکڑے گا اور تزلزل اور تذبذب دور ہو گا اور خوف کے بعد امن پیدا ہو گا۔ پھر اگر تکمیل دین کے بعد کوئی بھی کارروائی درست نہیں تو بقول معترض کے جو تیس سال کی خلافت ہے وہ بھی باطل ٹھہرتی ہے کیونکہ جب دین مکمل ہو چکا تو پھر کسی دوسرے کی ضرورت نہیں"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "آنحضرت ﷺ ایسے وقت میں دنیا سے اپنے مولیٰ کی طرف بلائے گئے جبکہ وہ اپنے کام کو پورے طور پر انجام دے چکے تھے...... حاصل مطلب یہ ہے کہ جس قدر قرآن نازل ہونا تھا، نازل ہو چکا اور مستعد دلوں میں نہایت عجیب اور حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کر چکا اور تربیت کو کمال تک پہنچا دیا اور اپنی نعمت کو ان پر پورا کر دیا۔ اور یہی دو رکن ضروری ہیں جو ایک نبی کے آنے کی علتِ غائی ہوتے ہیں"۔

آیت نمبر ۵۔ "يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ . قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ......"۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بعض مشکل الفاظ کی لغوی بحث کے بعد آنحضورؐ کی بعض احادیث پیش کیں۔ ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ شکار وغیرہ اور حفاظت کے پیش نظر اگر کتے رکھے جائیں تو ان کا رکھنا جائز ہے۔ نیز جو شکار شکاری کتے پکڑتے ہیں، یا تیر سے اگر شکار کیا جائے تو جب تک اس شکار شدہ جانور کے کسی حصہ کو شکاری کتا یا کوئی دوسرا جانور کھا نہ لے، تم کھا سکتے ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک روایت پیش فرمائی جس میں کہا گیا ہے کہ آنحضرتؐ نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا سوائے شکاری کتوں، بکریوں کی حفاظت کرنے والے اور جانوروں کی رکھوالی کرنے والے کتوں کے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اس سے مجھے یاد آیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بھی کسی کو کتوں کے مارنے کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ لوگوں نے انہیں "پیر کتے مار" کہنا شروع کر دیا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور شکایت کی کہ مجھے اس طرح نام دے دیا گیا ہے تو حضورؑ نے فرمایا کہ کیا ہم "سؤر مار" نہیں ہیں؟

باقی 7 صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

امب (AMB) کے قریب چند گھنٹے!

۹/اپریل کو ہماچل پردیش کے ضلع اونہ کی تحصیل امب کے قریب ٹھٹھل مقام پر جماعت احمدیہ ہماچل پردیش کی سالانہ کانفرنس ایک سکول کے میدان میں منعقد ہوئی چاروں طرف پھیلی ہوئی۔ گیہوں کی تیار فصل اور ہمہ اقسام کے خوشنما پھول اور دُور سے نظر آتے ہوئے دلکش پہاڑوں کا منظر ایک عجیب قسم کی کیفیت پیدا کر رہے تھے۔

کانفرنسیں تو جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر سال ملک کے مختلف حصوں میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوتی رہتی ہیں لیکن یہ کانفرنس بعض اعتبارات سے نہایت ایمان افروز تھی۔

آج سے ۱۴ سال قبل جب ہماچل پردیش میں جماعت کی طرف سے خدمتِ دین کا سلسلہ شروع ہوا تو چند لوگوں کے جماعت میں شامل ہونے پر دیوبند کی ساری انتظامیہ میں زلزلہ سا آگیا تھا نتیجہ کے طور پر امب کے نواحمدیوں کو ڈرانے دھمکانے کے علاوہ آل انڈیا تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری محمد عثمان منصور پوری اور منہ پھٹ وبے لگام امیر شریعت اڑیسہ محمد اسماعیل کٹکی جو خود کو قادیانیت کا پی ایچ ڈی کہتا ہے کی قیادت میں دارالعلوم دیوبند - مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور اور دیگر دیوبندی بنیاد پرست مدرسوں کے دو درجن کے قریب متعصب ملاں امب کی مسجد میں اکٹھے ہوگئے تھے۔ قادیان سے بھی جماعتی منظوری سے ہمارے صرف تین مبلغین کرام دیوبند کی اس "کریم" سے بات چیت کرنے کیلئے اکٹھے ہوئے تھے۔ یہ تمام مناظرہ ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہیں جبکہ ہماچل کے اکثر احباب اور ہندوستان کے مختلف صوبوں سے تعلق رکھنے والے بہت سے افراد دیکھ چکے ہیں اس میں ہمارے مناظر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نگران تبلیغ یو-پی کے مقابل پر اعتراف شکست کرتے ہوئے۔ محمد عثمان منصور پوری نے کہا تھا کہ قرآن مجید میں کہیں بھی واضح طور پر حیات مسیح کا ذکر نہیں ملتا اور جب ان سے کہا گیا کہ اگر قرآن مجید میں نہیں تو پھر آپ احادیث سے ہی اس کا ثبوت فراہم کردیں۔ تو لاجواب ہو کر بات کو ختم کرنے کیلئے ایک ملاں نے کہا تھا کہ ہماچل پردیش کی سرزمین پر آپ دیوبندی اور قادیانی جھگڑا نہ کریں۔ یہ جھگڑا آپ یا تو دیوبند میں کریں یا قادیان میں حالانکہ یہ ملاں خود یوپی کے کسی علاقہ سے تعلق رکھتا تھا اور عارضی طور پر شملہ میں وقف بورڈ کا ملازم تھا اور دیوبندیوں کے ساتھ اُن کی پارٹی میں شامل ہو کر ان کی جانب سے مردمیدان بن کر آیا تھا۔

ہماری اس گفتگو کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم اس موقع پر مناظرہ میں احمدیوں کی فتح اور دیوبندیوں کی شکست وذلت کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں یہ نتیجہ تو ملک کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ جب بھی احمدیوں سے کسی دیوبندی کا مناظرہ یا مباحثہ ہوا ہے تو بفضلہٖ تعالیٰ مد مقابل کو ہمیشہ ہی شکست فاش کا منہ دیکھنا پڑا ہے ہمارا مقصد تو اس گفتگو سے صرف اس قدر ہے کہ مناظرہ امب کے بعد دیوبندیوں کی طرف سے شائع شدہ اس تعلّی کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں جس میں انہوں نے نہایت جھوٹی رپورٹ شائع کرتے ہوئے لکھا تھا کہ اس مناظرہ کے نتیجہ میں ہمیشہ ہمیش کیلئے ہماچل سے قادیانیوں کا خاتمہ کردیا ہے۔

آج جبکہ ۱۴ سال کے بعد ہم ٹھٹھل کے جلسہ میں شامل ہوئے تو رہ رہ کر دیوبندیوں کی شرمناک ذلت و شکست اور احمدیت کو اللہ کی طرف سے نصیب ہونے والی فتح وظفر کے خوشکن نظارے ہماری آنکھوں کے سامنے تھے۔ ہماچل کے کئی اضلاع سے سینکڑوں احمدیت کے دیوانے اس کانفرنس میں شامل تھے بلکہ ان کے ایک سو سے زائد بچوں اور بچیوں نے جس رنگ میں دینی امتحان دے کر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کے دستِ مبارک سے انعامات حاصل کئے یہ ایک عجیب دلکش منظر تھا۔

ہماچل پردیش کے کچھ نواحمدیوں سے ملاقات کے وقت انہوں نے جماعت کی کوششوں اور اسلامی خدمات کو بہت پیار بھرے انداز میں سراہا اور پچاس سال سے اسلام کو تجارت کے طور پر استعمال کرنے والے۔ تعویذ گنڈے کرنے والے اور مساجد کو بدمعاشی وفحاشی کے اڈے بنانے والے دیوبندی ملاؤں کا نہایت نفرت بھرے انداز سے ذکر کیا۔

کم وبیش ایک ہزار افراد کا مجمع جو ٹھٹھل کے جلسہ میں شامل تھا ہماچل پردیش میں احمدیت کی صداقت اور اس کی عظیم الشان فتح کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کا درج ذیل فرمان پیش کر کے آج کی اس گفتگو کو ختم کرتے ہیں۔

"نادان مولوی اگر اپنی آنکھیں دیدہ ودانستہ بند کرتے ہیں تو کریں۔ سچائی کو ان سے کیا نقصان۔ لیکن وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ بہتیرے فرعون طبع ان پیشگوئیوں پر غور کرنے سے غرق ہونے سے بچ جائیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حملہ پر حملہ کرونگا یہاں تک کہ میں تیری سچائی دلوں میں بٹھا دونگا۔ پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو۔ مجھ سے پہلے ایک غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا اور کس طرح اپنے گمان میں اسکو سولی دے دی۔ مگر خدا نے اس کو سولی کی موت سے بچایا۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اس کو صرف ایک مکار اور کذاب خیال کیا جاتا تھا اور یا وہ وقت آیا کہ اس قدر اس کی عظمت دلوں میں پیدا ہو گئی کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو خدا کر کے مانتا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے کہ جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اسکو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہوں کی گردنیں اس کے نام کے آگے جھکتی ہیں سو میں نے اگرچہ یہ دُعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا میں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دینگے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

(منیر احمد خادم)

بقیہ صفحہ: (1)

ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابل اطمینان نہیں....

موت کا کوئی وقت نہیں۔ آئے دن طاعون، ہیضہ، زلازل، وبائیں، قحط اور اور طرح کے امراض انسان پر حملہ کر رہے ہیں اور اگر یہ بھی نہ ہوں تب بھی بعض اوقات خدا تعالیٰ کی ناگہانی گرفت اس طور سے انسان کو آدباتی ہے کہ پھر کچھ بن نہیں پڑتا۔ پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو"۔ (ملفوظات جلد پنجم، طبع جدید، صفحہ ۶۰۴-۶۰۵)

بیسویں صدی کا آخری

جلسہ سالانہ قادیان

16-17-18 نومبر 2000ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 109ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 16-17-18 نبوت 1379 ہش بمطابق 16, 17, 18 نومبر 2000ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کردیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 19 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بارہویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
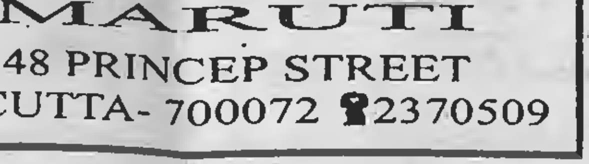
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

خطبہ جمعہ

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے

یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۵/فروری ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۵/تبلیغ ۱۳۷۹ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَاعْبُدُوااللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (سورة النساء:۳۷)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

اب یہ آیت کریمہ ایک ایسی آیت ہے جس میں احسان کی تعلیم اتنی وسیع دی گئی ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ دنیا میں کسی مذہب میں، کسی الہامی کتاب میں، کسی صحیفے میں کوئی ایک آیت بھی ایسی موجود نہیں ہے بلکہ ان کی ساری تعلیمات جو احسان کے متعلق ہیں ان کو بھی جمع کریں تو اس آیت میں احسان کی جو تفاصیل بیان کی گئی ہیں وہ ان آیات میں آپ کو نہیں مل سکیں گی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جیسا دل تھا ویسی ہی آیات آپ پر نازل ہوا کرتی تھیں اور دراصل یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل ہی کا نقشہ ہے۔ اس ضمن میں کچھ احادیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں:۔

سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یقیناً دنیا کا مال ہرا بھرا میٹھا ہے اور اس مسلمان کے لئے اچھا ساتھی ہے جو اس میں سے یتیم اور مسکین اور مسافر کو دیتا ہے۔ اور وہ شخص جو مال ناحق لیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا جاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور یہ مال اس کے خلاف قیامت کے روز گواہ ہوگا۔

ایک دوسری حدیث جو مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ عمرو بن شعیب اپنے دادا کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے پاس مال نہیں ہے مگر ایک یتیم کا کفیل ہوں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے زیر کفالت یتیم کے مال سے صرف اسی قدر کھاؤ جو نہ اسراف ہو، نہ ہی فضول خرچی ہو اور نہ ہی اس کے مال سے اپنا ذاتی مال بڑھاؤ۔ اسی طرح یہ بھی نہ ہو کہ اس کے مال سے اپنا مال بچاؤ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۱۵،۲۱۶. مطبوعہ بیروت)

اب یہ حدیث کچھ تشریح طلب ہے اس پہلو سے کہ اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور ایک یتیم کا کفیل تھا۔ ایک یتیم اس کے حصہ میں آیا ہوا تھا۔ اس یتیم کے پاس کچھ مال تھا۔ تو آنحضور ﷺ نے اسے نصیحت فرمائی کہ جب تک تم اس یتیم کی کفالت اچھے طریقے سے کرتے ہو اور اس کے مال کو تجارت وغیرہ پر لگاتے ہو۔ اس میں سے کچھ بے شک اپنے لئے بھی نکال لو مگر اسراف نہیں کرنا۔ جو غریبانہ زندگی کی بقا کے لئے ضروری ہے اسی قدر مال اس یتیم کے مال میں سے لے کر استعمال کر لیا کرو۔ فضول خرچی نہیں کرنی، اسراف نہیں کرنا اور نہ ہی اس کے مال سے اپنا ذاتی مال بڑھاؤ۔ یعنی اس کے مال کی تجارت سے اس خیال سے کہ میں کام کر رہا ہوں اس کی زائد اجرت وصول کر کے اپنے پیسے نہ بناؤ۔ بعض لوگ دل کو تسلی دینے کے لئے یہ بہانہ بنا لیتے ہیں کہ ہم اس کے نگران ہیں، ہم نے اتنی اچھی تجارت کی ہے تو ہمارا حق ہے کہ اس میں سے کچھ زائد بھی لیں۔ فرمایا یہ نہیں کرنا اور اس طرح یہ بھی نہ ہو کہ اس کے مال سے اپنا مال بچاؤ۔ اب ایک اور پہلو یہ ہے کہ خاص طور پر اس کے مال سے اپنا مال کیسے بچائے۔ مراد یہ ہے کہ بعض دفعہ خطرناک جگہوں پر جہاں امکان ہوتا ہے پیسہ ڈوب جانے کا بھی اور بہت زیادہ منافع کا بھی وہاں روپیہ لگایا جاتا ہے اور ایسے موقعہ پر اس یتیم کا پیسہ نہ جھونکو۔ اور اگر تمہارے پاس توفیق ہے اپنا مال لگانے کی تو ساتھ لگا دو تاکہ پھر یہ اعتراض نہ ہو سکے کہ تم نے ایک یتیم کے مال سے کھیلا اور اپنا مال بچا لیا۔ یہ طریق ہم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں ہمیشہ دیکھا ہے کہ جب بھی وہ جماعت کے کسی کام میں Invest کیا کرتے تھے تو اپنا ذاتی Capital اس میں ضرور لگاتے تھے۔ ساری سندھ کی زمینوں میں اور دوسری جگہوں پر آپ کا یہی دستور رہا ہے اور اس وقت لوگ سمجھ نہیں سکتے تھے کہ یہ کیا قصہ ہے کہ اتنا مال کیوں لگاتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کی بنیادی نصیحتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اگر تم کسی جگہ اچھا مال دیکھو، اب یتیم تو نہیں ہے جماعت لیکن اس کے نگران تو تھے اور جماعت کے مال سے کھیلنا اور اپنا مال بچا لینا یہ جائز نہیں تھا۔ اس لئے وہیں انویسٹ (Invest) کیا اپنے مال کو جہاں جماعت کے مال کو Invest کیا اور اللہ تعالیٰ نے دونوں میں بہت برکت ڈالی اور وہی برکت تھی جو آج تک آپ کی اولاد کے بھی کام آرہی ہے۔

ایک حدیث ہے سنن ابن ماجہ کتاب الزکوٰۃ سے۔ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میرا اپنے خاوند اور زیر کفالت یتیموں پر خرچ کرنا میری طرف سے صدقہ شمار ہوگا؟ بعض امیر عورتوں کا نکاح نسبتاً غریب مردوں سے ہو جاتا ہے تو اگر ایسا ہی خاوند ہو کسی بیوی کا تو اس پر جو وہ مال خرچ کرتی ہے اس کا خاندانی معاملہ ہے اور پھر زیر کفالت یتیموں پر بھی کچھ خرچ کرتی ہے۔ تو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ صدقہ شمار ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس خاتون کو دوہرا اجر ملے گا۔ ایک صدقہ کا اور دوسرا قرابت داری کا۔ (سنن ابن ماجه، كتاب الزكوة. باب الصدقة على ذى قرابة)

یہ ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ مالک بن حارث اپنے خاندان کے ایک شخص کی روایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسلمان والدین کے یتیم بچے کو اپنے کھانے پینے میں شامل کر لیتا ہے یہاں تک کہ وہ امداد کا محتاج نہ رہے تو اس کے لئے جنت یقینی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۳۴۴ مطبوعه بیروت)

ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے جس میں حضرت ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر محض اللہ تعالیٰ کی خاطر دست شفقت پھیرا، اُس کے لئے ہر بال کے عوض جس پر اس کا مشفق ہاتھ پھرے نیکیاں شمار ہوں گی۔

اب اس کا یہ مطلب ہرگز نہ لیں ظاہری طور پر جو لیا جا سکتا ہے کہ وہ سر ننگا کر کے اس کے سارے بالوں پر آخر تک ہاتھ پھیرے تاکہ زیادہ نیکیاں شمار ہوں۔ ہرگز یہ ظاہری مطلب مراد نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھنا ہی اس کے لئے اتنی نیکیوں کا موجب بنے گا کہ

گویااس کے سارے سر پر جتنے بال ہیں اتنے بال جو گنے نہیں جاسکتے اتنی ہی اللہ کی طرف سے جزا بھی گنی نہ جاسکے گی۔ یتیموں کا اللہ تعالیٰ کو اتنا خیال ہو تاہے۔اس لئے ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔

پھر فرمایا:اور جس شخص نے اپنے زیرِ کفالت یتیم بچے یا بچی سے احسان کا معاملہ کیا، وہ اور مَیں جنت میں یوں ہوں گے۔اس پر حضورؐ نے اپنی دو انگلیاں یوں آپس میں ملائیں کہ جس طرح یہ انگلیاں ملی ہوئی ہیں اس طرح میں ان کے ساتھ ہونگا۔

سنن ابن ماجہ کِتَابُ الاَدَب بَابُ حَقِّ الیَتِیْمِ میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے عمدہ سلوک کیا جارہا ہو۔اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے بدسلوکی کی جائے۔

ایک بہت ہی پیاری حدیث، ساری حدیثیں ہی پیاری ہیں لیکن اس میں ایک خاص حکمت کی بات ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ جو مسند احمد بن حنبل میں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس شعر کی مثال دی جب کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوئی فیصلہ فرمارہے تھے۔ حضرت ابو بکر نہایت ہی عمدہ فیصلے فرماتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کسی یتیم کے حق میں وہ فیصلہ تھا جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عش عش کر اٹھیں اور ایک بہت ہی پیارا شعر پڑھا۔

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ☆ رَبِيْعُ اليَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

کہ وہ سفید نورانی چہرہ جس کا واسطہ دے کر بادل سے بارش طلب کی جاتی ہے یتیموں کے لئے موسم بہار اور بیواؤں کی عزت کا محافظ ہے۔ یہ شعر جب آپؓ نے پڑھا تو پتہ ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا؟ کہا بخدا ان صفات کے حامل تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ کسی کو غیر معمولی فضیلت والی حدیث ہے کہ حضرت عائشہ جس پیار سے حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ رہی تھیں حضرت ابو بکر اسی پیار سے ہمیشہ آنحضرت ﷺ کو دیکھتے رہے۔

ایک روایت امام مالکؒ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یتیموں کے اموال کو تجارت میں لگاؤ تاکہ زکوٰۃ انہیں ختم نہ کردے۔

(موطا امام مالک۔ کتاب الزکوۃ۔ باب زکوۃ اموال الیتامی والتجارۃ لھم فیھا)

یتیموں کے مال میں بھی زکوٰۃ تو بہر حال ہوگی۔ اگر اچھے یتیم ہوں، کھاتے پیتے والدین کے بچے تو ان کے اموال پر زکوٰۃ تو بہر حال لگتی ہے اور لگے گی۔ تو اس لئے تجارت پر لگاؤ تاکہ یہ نہ ہو کہ زکوٰۃ لگتی رہے وہ کم ہوتے رہیں اور جب وہ بالغ ہوں تو اس وقت تک قریباً بہت گھٹ چکے ہوں۔ تو اس لئے اس نیت سے اگر تم کام کروگے تو اللہ تعالیٰ بہت برکت دے گا ان کے اموال میں بھی اور تمہارے اموال میں بھی۔ یعنی یہ جو میں نے فقرہ کہا ہے یہ اپنی طرف سے اس کا مفہوم بیان کیا ہے۔ حدیث کے اصل الفاظ میں نہیں ہے۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات انہی امور سے متعلق بیان کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

”تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرضِ مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اِخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے ،جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہونگے“۔(ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ ۶۷)

پھر فرماتے ہیں:

”سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہئے اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تم پر ہیں“۔

تبلیغ دین و نشرو اشاعت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

’اجنبی کی طرح پیش نہ آویں‘اس کا خدا سے کیا تعلق ہے۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے سارے برابر حصہ لے رہے ہیں۔ کفار بھی، مشرکین بھی، اس کا انکار کرنے والے بھی۔ دنیا کا کونسا خطہ ہے جہاں ربوبیت کے کرشمے ظاہر نہیں ہورہے جن سے سب بنی نوع انسان فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تو فرمایا اپنے اندر ایسی ربوبیت پیدا کرو جیسی اللہ تعالیٰ کی ہے کہ اس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے خواہ وہ اپنا قریبی ہو یعنی نیک اور پیارا بندہ ہو خواہ غیر ہوں۔ ”اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے“۔(ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ ۲۶۲)

بنی نوع انسان کی ہمدردی خصوصاً اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور حمایت پر نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ:

”میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں“۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب نماز پڑھا رہے ہوتے تھے تو ایک بچے کے بلکنے کی آواز سے ہی آپ کے دل پر ایسی چوٹ لگتی تھی کہ بہت جلدی نماز ختم کر دیا کرتے تھے تاکہ اس بچے کی طرف اس کی ماں متوجہ ہوسکے۔

فرماتے ہیں:”میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کرسکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لااُبالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جارہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے“۔ وہ پٹواری کوئی غیر تھا جو حضور کو جگہیں دکھانے اور زمین کی پیمائش وغیرہ کی غرض سے آگے آگے جارہا تھا۔ ”راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰،۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا“۔ یعنی پٹواری کو دیا۔ ”مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے محروم رہا“۔

(ملفوظات جلد چہارم طبع جدید صفحہ ۸۲،۸۳)

پھر چشمۂ معرفت میں ہے:

”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدین کے حق کو تاکید کے ساتھ ظاہر فرمایا ہے اور ایسا ہی اولاد کے حقوق بلکہ تمام اقارب کے حقوق ذکر فرمائے ہیں اور مساکین اور یتیموں کو بھی فراموش نہیں کیا بلکہ ان حیوانات کا حق بھی انسانی مال میں ٹھہرایا ہے جو کسی انسان کے قبضہ میں ہوں“۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۴)

پھر اسی آیت کی تشریح میں جس کی میں نے تلاوت کی تھی یعنی سورۃ النساء آیت ۳۷، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”قرآن شریف نے جس قدر والدین اور اولاد اور دیگر اقارب اور مساکین کے حقوق بیان کئے ہیں میں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اور کتاب میں لکھے گئے ہوں“۔ یعنی کسی ایک کتاب کی ایک آیت نہیں بلکہ ساری کتاب میں ہی کسی میں لکھے گئے ہوں اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ آیت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:

”تم خدا کی پرستش کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھیراؤ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور اُن سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں (اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دور کے تمام رشتہ دار آگئے) اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علم دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو۔ خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔“(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳۔ صفحہ ۲۰۸،۲۰۹)

ہمسائیگی کے حقوق کے متعلق عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم بڑے فخر سے پیش کرتے ہیں کہ اپنے ہمسائے کا خیال کرو۔ یہ تو ضروری ہے۔ بہت اچھی تعلیم مگر بہت وسیع تعلیم کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایسے ہمسایوں کا بھی ذکر کیا ہے جو بالکل اجنبی ہوں اور ایسے ہمسایوں کا بھی جو دور دور تک آگے چلتے ہوں۔ یہاں ہمسائیگی کے تصور میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ہمسائیگی کے تعلق میں چالیس چالیس کوس تک کے وہ سارے آجاتے ہیں جو ہمسایہ در ہمسایہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے معاشرے میں ہر طرف نظر ڈالا کرو۔اور وہ جن کا ہمسائیگی کا حق چالیس کوس پر جا کر بنتا ہے اگر وہ بھی ضرورتمند ہیں تو اسی ہمسائیگی کے حق والی آیت کے تابع ان کی خدمت کرو گے تو تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔پس قرآن کریم کی تعلیم بہت ہی زیادہ وسیع ہے جس کی کوئی مثال کسی کتاب میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

پھر اسی آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے گفتگو فرمارہے ہیں:

”اگر کوئی ایسا تم میں مالدار ہو جو صحیح العقل نہ ہو مثلاً یتیم یا نابالغ ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ اپنی حماقت سے اپنے مال کو ضائع کردے گا تو تم (بطور کورٹ آف وارڈس کے) وہ تمام مال اس کا متکفل کے طور پر اپنے قبضہ میں لے لو اور وہ تمام مال جس پر سلسلہ تجارت اور معیشت کا چلتا ہے ان بیوقوفوں کے حوالہ مت کرو اور اس مال میں سے بقدر ضرورت ان کے کھانے اور پہننے کے لیے دیدیا کرو اور ان کو اچھی باتیں قول معروف کی کہتے رہو یعنی ایسی باتیں جن سے ان کی عقل اور تمیز بڑھے اور ایک طور سے ان کے مناسب حال ان کی تربیت ہو جائے اور جاہل اور ناتجربہ کار نہ رہیں“۔تو یہاں مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کی ایک تشریح ملتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو صلاحیتیں بھی تمہیں عطا فرمائی ہیں وہ صلاحیتیں بھی ان لوگوں کے حق میں خرچ کرو۔”اگر وہ تاجر کے بیٹے ہیں تو تجارت کے طریقے ان کو سکھلاؤ اور اگر کوئی اور پیشہ رکھتے ہوں تو اس پیشہ کے مناسب حال اُن کو پختہ کردو“۔اب ضروری نہیں کہ وہ شخص جو متکفل ہو وہ تجارت جانتا ہو یا وہ شخص جو متکفل ہو وہ پیشوں کے کام جانتا ہو۔ایک عام زمیندار بھی تو ہو سکتا ہے۔تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو یا تو ایسے پیشہ ور کو ملازم رکھنا ہوگا یا ان پیشوں کی خود سوجھ بوجھ حاصل کرنی ہوگی۔صرف اس یتیم بچے کی خاطر تاکہ اس کو بتایا جائے کہ تمہارے باپ کا کیا پیشہ تھا اور تمہیں کس طرح اس میں مہارت حاصل کرنی چاہئے۔”غرض ساتھ ساتھ ان کو تعلیم دیتے جاؤ۔اور اپنی تعلیم کا وقتاً فوقتاً امتحان بھی کرتے جاؤ کہ جو کچھ تم نے سکھلایا انہوں نے سمجھا بھی ہے یا نہیں۔پھر جب نکاح کے لائق ہو جائیں یعنی عمر قریباً اٹھارہ برس تک پہنچ جائے اور تم دیکھو کہ ان میں اپنے مال کے انتظام کی عقل پیدا ہو گئی ہے تو ان کا مال ان کے حوالہ کرو۔اور فضول خرچی کے طور پر ان کا مال خرچ نہ کرو اور نہ اس خوف سے جلدی کر کے کہ اگر یہ بڑے ہو جائیں گے تو اپنا مال لے لیں گے ان کے مال کا نقصان کرو۔جو شخص دولتمند ہو اس کو نہیں چاہئے کہ ان کے مال میں سے کچھ حق الخدمت لیوے۔لیکن ایک محتاج بطور معروف لے سکتا ہے“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۲)

پھر فرماتے ہیں:

”قرآن تمہیں انجیل کی طرح فقط یہ نہیں کہتا کہ اپنے بھائی پر بے سبب غصہ مت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ نہ صرف اپنے ہی غصہ کو تھام بلکہ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ پر عمل بھی کر اور دوسروں کو بھی کہتا رہ کہ وہ ایسا کریں اور نہ صرف خود رحم کر بلکہ رحم کے لئے اپنے تمام بھائیوں کو وصیت بھی کر“۔(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد۱۹ ۔ صفحہ۲۹)۔وَتَوَاصَوابِالحَقِ وَتَوَاصَو بِالصَّبْرِ یہ اس کی تشریح ہے۔

پھر فرمایا:

”تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے،وہ کبھی مراد کو نہیں پا سکتا۔اس کو چاہئے کہ عاجزی اختیار کرے“۔(ملفوظات جلد پنجم ،طبع جدید. صفحہ ۲۲۰)

یہاں ایک باریک نکتہ بیان فرمایا ہے کہ ’جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے‘ امیر اور جس کو بہت کچھ حاصل ہو اس کے پاس تو کوئی وجہِ تکبر موجود ہے یعنی اپنی امارت کے دھوکہ میں متکبر ہو سکتا ہے لیکن بعض غریب بھی بڑے متکبر ہوتے ہیں اور ڈنڈے کے زور سے مانگنا چاہتے ہیں۔یہ نہایت ہی بیہودہ حالت ہے۔ہم نے ایسے غرباء دیکھے ہیں جو متکبر بھی تھے اور فقیر بھی تھے۔مانگتے تو تھے مگر اپنے تکبر کو بھی نہ جانے دیا۔تو یہ تکبر ان کے اندر بہت ہی برا نظر آتا ہے۔اس لئے فرمایا ایسا شخص اپنی کسی مراد کو نہیں پہنچ سکتا۔اس کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔اس کو چاہئے کہ عاجزی اختیار کرے۔اگر وہ عاجزی اختیار کرے گا تو یہ اس کی غربت اور دیگر سب مسائل کا حل ہوگا۔

پھر ملفوظات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ عبارت بھی منسوب ہے کہ:

”میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں“۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہے اس لئے کہا ہے کہ ملفوظات میں کئی جگہ میں نے دیکھا ہے کہ سننے والا بعض دفعہ غلط سمجھ جاتا ہے اور اس غلط سمجھنے کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اس حصہ کو پھیرنا جائز نہیں۔اسی لئے میں نے یہ کہا ورنہ عبارت جو ہے یہ تو ظاہر بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ ہی ہونگے یا مفہوم آپ ہی کا ہے۔

”میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہے تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربہ زیادہ کرلو تاکہ اسے بھی دے سکو۔اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں،لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہے بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سَو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں“۔(ملفوظات جلد ۴ طبع جدید صفحہ ۲۱۵)

یعنی ہمسائیگی کی یہ تعلیم جو ہے میں نے چالیس کہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمارہے ہیں کہ سَو کوس تک یہ ضرورت پھیلتی ہے اور امر واقعہ ہے کہ جماعت کی خدا تعالیٰ نے ایسی اچھی تربیت کی ہے کہ اب سَو کوس کیا ہزاروں میل کے فاصلہ پر بھی وہی حقوق ادا کر رہے ہیں جیسے ہمسائیگی کے حقوق ہوں۔چنانچہ مختلف ممالک میں یتیم غریب،بچے،مسکین،ایسے ہیں جو دور بیٹھے احمدیوں کی قربانیوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔مثلاً سیرالیون میں جو گزر رہی ہے،جو دکھ لوگ سہہ رہے ہیں ان میں ان کے دکھ دور کرنے میں انگلستان کی جماعت بھی شریک ہے اور جرمنی کی جماعت بھی اور پاکستان کی جماعتیں بھی اور مختلف ملکوں سے ایسی رقمیں آتی رہتی ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ جہاں جس ملک میں بھی غریب لوگ ہوں،ضرورتمند ہوں ان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے خرچ کی جائیں۔

پھر ملفوظات میں یہ عبارت بھی درج ہے:

”میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خُلق کرنا بھی ایک موت ہے۔میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے“۔(ملفوظات ،جلد ۵، طبع جدید، صفحہ ۲۹)

پھر ملفوظات میں ہے:

”یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں۔ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے“۔پس جماعت کے لئے وہ دن جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کاٹے وہی دن آج بھی ہیں اور جماعت اسی طرح کمزوری کی حالت میں دوسروں کے رحم وکرم پر ہے جن کے اندر کوئی رحم نہیں ہے۔پس آپ فرماتے ہیں:”یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں۔ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔دیکھو ایک دوسروں کا شکوہ کرنا،دلآزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔اب تم میں سے ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر،غریب،بچے،جوان،بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں،کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں۔مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں“۔(ملفوظات، جلد ۲، طبع جدید ،صفحہ ۲۶۵)

پھر ملفوظات ہی سے یہ تحریر بھی لی گئی ہے:

”اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔جو شخص نوعِ انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔خدا تعالیٰ اس

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینگولین کلکتہ 700001
دکان-248-1652 , 248-5222
رہائش-243-0794, 27-0471

ارشادِ نبوی
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خداتعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے۔ تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خداتعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے اور اگر انسان خداتعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔

پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دُور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے"۔ (ملفوظات، جلد ۴، طبع جدید، صفحہ ۲۱۶،۲۱۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یہ عبارت جو پڑھ کر سنانے لگا ہوں یہ بھی ملفوظات ہی سے لی گئی ہے:۔

"مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خداتعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے۔ ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ)

یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا۔ بس بیچارے خدمت گاروں پر آفت آئی"۔

(ملفوظات جلد ۴، طبع جدید، صفحہ ۴۳۷،۴۳۸)

"غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کی حقیر سمجھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں"۔

(ملفوظات، جلد ۴، طبع جدید، صفحہ ۴۳۸،۴۳۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارات مضمون کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔ اور ایک ہی مضمون بار بار مختلف پہلوؤں سے بیان کیا جا رہا ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ تکرار ہو رہی ہے کیونکہ بعض تکرار ایسی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں فرمایا فَذَکِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی۔ نصیحت کرتا چلا جا۔ زور سے نصیحت کر کیونکہ نصیحت سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچتا ہے۔ اس لئے آج اگر کسی کے دل کا دروازہ نہیں کھلا تو کل اس کے دل کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نصیحت کا انداز ایسا پیارا ہے کہ اگر جماعت اسے اختیار کرے سارے اپنے بھائیوں میں اس بات کو جاری کریں اسی قسم کی نصیحت کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی بہت اعلیٰ تربیت ہو سکتی ہے۔

اب ایک اقتباس کے بعد میں چھوڑتا ہوں کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وقت کم ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ اقتباس اب آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

"حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں۔ مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اس کے منہ کے لئے خدمت کرتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ایصال خیر کی تیسری قسم جو محض ہمدردی کے جوش سے ہے وہ طریق بجالاتے ہیں۔ سچے نیکوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خدا کی رضاجوئی کے لئے اپنے قریبیوں کی اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور نیز اس مال میں سے یتیموں کے تعہد اور ان کی پرورش اور تعلیم وغیرہ پر خرچ کرتے رہتے ہیں اور ان مالوں کو غلاموں کے آزاد کرانے کے لئے اور قرض داروں کو سبکدوش کرنے کے لئے ہی دیتے ہیں اور اپنے خرچوں میں نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ تنگ دلی کی عادت رکھتے ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ اقتباس چونکہ لمبا ہے اب میں اسی پر خطبہ کو ختم کر رہا ہوں اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نوٹ کر لیں جہاں یہ اقتباس ختم ہوا ہے، اس سے آگے پھر باقی حصہ بھی چلے گا انشاءاللہ۔

✿✿✿ ✿✿✿ ✿✿✿

منقولات

(1) مہاراشٹر میں دیوبندی بریلوی فساد ۷ افراد زخمی و ۹ گرفتار

گزشتہ ۲۳؍ جنوری کو ناسک مہاراشٹر میں تبلیغی جماعت کے لوگوں کی طرف سے بریلوی فرقہ کے لوگوں پر ہوئے زبردست حملہ میں ایک دوسرے پر خوب گولیاں پیٹرول بم و سوڈہ واٹر کی بوتلیں برسائی گئیں تھیں اس فساد میں مع پانچ پولیس والوں کے ۴۰ افراد زخمی ہو گئے تھے ابھی اس فساد کی آگ ٹھنڈی بھی نہ ہوئی تھی کہ مورخہ ۶ مارچ کو صوبہ مہاراشٹر کے ہی ضلع شولاپور کردواڑی دیہات میں تبلیغ کیلئے گشت کر رہے دیوبندی ملاؤں پر بریلوی فرقہ کے لوگوں نے زبردست حملہ کر دیا سرے عام چوراہے پر خوب ایک دوسرے کو اُٹھاپٹک کے ساتھ لاٹھیوں سے پیٹا گیا خوب ایک دوسرے کی داڑھیاں کھینچیں گئیں و پتھر برسائے گئے جس میں تبلیغی جماعت کے ۷ زخمی افراد میں شوکت نامی ایک شخص کی حالت نازک بنی ہوئی ہے جھگڑا کی خبر سے پورے علاقہ میں بھگدڑ مچ گئی و دہشت کا ماحول قائم ہو گیا اور موقعہ پر مع ضلع پولیس کپتان شری چندر کانت اُگھڈے و کثیر تعداد میں پولیس نے پہنچ کر علاقہ کی فضاء خراب کرنے کے جرم میں بریلوی فرقہ کے ۹ لوگوں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ (سنچار شولاپور ۷ مارچ ۲۰۰۰)

'सुन्नी' तबलिगवरून मारामारी
कुर्डूवाडीत नऊ जणांना अटक

कुर्डूवाडी, दि. ६ (संचार वृत्त सेवा)- कुर्डूवाडी रेल्वे वसाहतीतील बार्शी नाक्यावर सुन्नी आणि तबलिग जमातीत काल रात्री काठ्यांनी मारामारी होऊन सातजण जखमी झाले. यातील नऊ जणांना पोलिसांनी अटक केली.

याबाबत अधिक माहिती अशी की, बार्शी नाका येथे राहणारे शौकत सालम तांकल (रा. बार्शी नाका) यांना तुम्ही तबलिग जमातीचा प्रचार का करता म्हणून समीर जब्बार मुलाणी, कासिम कुरेशी, अख्तीर तांबोळी, युसुफ नदाफ. शकील मुलाणी, सलिम शेख, लाडले साहेब दालवाले, अजीत कुरेशी, जानमहंमद कुरेशी इत्यादी अकरा जणांनी लाकडाने शौकत व इतर सात जणांना मारहाण केली. यामध्ये शौकत हा जखमी झाला असून त्याला सोलापुरातील शासकीय रुग्णालयात दाखल करण्यात आले आहे.

अन्य जखमींना कुर्डूवाडी येथील ग्रामीण रुग्णालयात दाखल करण्यात आले आहे. रात्री जातीय तणाव वाढल्याने आज सकाळी ११ वाजता जिल्हा पोलीस अधीक्षक चंद्रकांत उघडे यांनी कुर्डूवाडी येथे भेट देऊन दोन्ही जमातींच्या नागरिकांची बैठक घेऊन शांततेचे आवाहन केले. अकरा पैकी नऊ जणांना पोलीसांनी पकडले आहे.' पोलिस उपनिरीक्षक एस. एस. देशमुख पुढील तपास करीत आहेत.

(2) طالب علم کے ساتھ ایک مولوی کی شرمناک حرکت

مالے گاؤں ۲۰ جنوری: صوبہ مہاراشٹر کے مالے گاؤں نامی شہر میں مولانا سعید احمد ولد محمد ابراہیم جو کہ گورنمنٹ اردو اسکول میں بطور اُستاد مقرر تھا یہ مولوی بد چلنی و بد کرداری کی وجہ سے اس علاقہ میں مشہور تھا اور کئی مرتبہ اس مولوی کی اسکول میں اپنے ہی طلباء کے ساتھ بدفعلی کی شکایات اسکول کمیٹی کو مل چکی تھیں مگر ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے یہ مولوی ہر مرتبہ بچ جاتا تھا ابھی حال ہی میں یہ بدبخت مولوی اپنے ہی اسکول میں درجہ ۷ کے اپنے شاگرد کو ۲ روپیہ کا لالچ دیکر اُس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہوئے رنگے ہاتھ پکڑ لیا گیا جب اسکول کمیٹی نے اس مولوی پر قانونی کارروائی کیلئے معاملہ طئے کیا تو اس نے بھری مجلس میں اپنی کالی کرتوت کو قبول کر کے معافی مانگتے ہوئے یہ کہہ کر کہ میری ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ اسکول سے استعفیٰ دیدیا بالآخر ذلت و رسوائی کا داغ ہمیشہ کیلئے اس کے دامن پر لگ گیا اور اس طرح سے مولوی کی اس کالی کرتوت کی خبر پورے علاقہ میں جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ (مراٹھی اخبار سکال اورنگ آباد ۲۱؍ جنوری ۲۰۰۰) (مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری انچارج معلمین شولاپور سرکل مہاراشٹر)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

بقیہ: درس القرآن از صفحہ اول

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا ہے کہ مَا ذَآ اُحِلَّ لَھُمْ سے مراد یہ ہے کہ "ہم نے حرام بتا دیئے ہیں، باقی سب حلال ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ طیّب ہوں"۔ طیبات کے متعلق حضورؓ فرماتے ہیں "جن سے تمہارے بدن اور اخلاق و مذہب کو ضرر نہ پہنچے"۔

حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اگر یہ لوگ پوچھیں کہ پھر کھائیں کیا؟ تو جواب یہ دے کہ دنیا کی تمام چیزیں کھاؤ، صرف مُردار اور مُردار کے مشابہ اور پلید چیزیں مت کھاؤ"۔ پھر فرماتے ہیں "اصل، اشیاء میں حلت ہے، حرمت جب تک نصِ قطعی سے ثابت نہ ہو تب تک نہیں ہوتی"۔

آیت نمبر ۶۔ "اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ...... مِنَ الْخَاسِرِیْنَ"۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے قبل حلال و حرام کے ذکر میں حلال کے ساتھ طیب کی شرط لگائی گئی ہے۔ اب اس آیت میں ازدواجی تعلقات کا بھی ذکر کر کے فرمایا گیا ہے کہ اگرچہ مسلمانوں کے علاوہ بھی بعض عورتوں سے شادی کی اجازت ہے لیکن وہاں بھی طیب اور پاکیزگی کی شرط کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آج کل آشنا یا مسٹریس (Mistress) رکھنے کا جو رواج ہوتا جارہا ہے اسکے بارہ میں وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ کہہ کر اس کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے کئی خط بھی لکھتے رہتے ہیں اور میرا مشاہدہ بھی ہے کہ بعض اپنی بیویوں کو بدشکل کہہ کر طعنہ دیتے ہیں۔ یہ نہایت بری حرکت ہے۔ اگر وہ بدصورت تھی اور تمہیں پسند نہیں تھی تو تم نے شادی ہی اس سے کیوں کی تھی؟ دوسری طرف ایسے جوڑے بھی ہیں کہ اگر ان کی بیویاں یا خاوند بدشکل بھی ہوں تب بھی تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ آپس میں بہت خوش رہتے ہیں اور اچھا سلوک کرتے ہیں، انہیں دیکھ کر مجھے بہت راحت پہنچتی ہے۔

اہل کتاب کے کھانوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تمدن کے طور پر ہندوؤں کی چیز بھی کھا لیتے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں کا کھانا بھی درست ہے مگر بایں ہمہ یہ خیال ضروری ہے کہ برتن پاک ہو، کوئی ناپاک چیز نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ پیش فرمایا جس میں تحریر ہے کہ شبہ پڑ سکتا ہے کہ "بسکٹ اور دودھ وغیرہ جو ان کے کارخانوں میں بنے ہوئے ہوں ان میں سوروں کی چربی اور سور کے دودھ کی آمیزش ہو اس لئے ہمارے نزدیک ولایتی بسکٹ اور اس قسم کے دودھ اور شوربے وغیرہ استعمال کرنے بالکل خلاف تقویٰ اور ناجائز ہیں ...... ہمارے نزدیک نصاریٰ کا وہ طعام حلال ہے جس میں شبہ نہ ہو اور ازروئے قرآن مجید کے وہ حرام نہ ہو"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خلاصہ یہی ہے کہ اگر فی ذاتہٖ چیز اچھی ہے اور طیب و پاک ہو تو کھانے میں حرج نہیں لیکن اگر حرام چیز ہو تو پھر بہرحال نہیں کھانی۔ جن برتنوں کے متعلق پتہ ہو کہ ان میں سور پکایا جاتا ہے اور ان ہی میں دیگر کھانے بنائے جاتے ہیں تو احتیاط بہر صورت ضروری ہے۔ اسی طرح ان برتنوں میں پکایا گیا کھانا بھی حرام ہوگا۔ حضور نے پیزا (Pizza) کے بارہ میں بتایا کہ بعض سمجھتے ہیں کہ ان میں لازماً سور کی چربی وغیرہ استعمال ہوتی ہے۔ میں نے ایک دفعہ پتہ کروایا تھا جب مجھے شک پڑا کہ پیزا پر جو سرخ چٹنی تھی کہ کہیں اس میں سور کا استعمال نہ ہوتا ہو تو تحقیق پر پتہ چلا کہ یہ درست تھا۔ لیکن لندن میں میں نے اچھی طرح پتہ کروایا ہے یہاں یہ استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ سرخ چیز جو استعمال کی جاتی ہے وہ ٹماٹر وغیرہ کی سرخی ہوتی ہے لیکن تاہم اگر کسی کو اس کے برخلاف پتہ چلے تو مجھے بھی ضرور بتائیں۔ بسکٹوں کے بارہ میں بھی حضور نے فرمایا کہ اب بسکٹوں کے پیکٹوں پر ان ممالک میں قانوناً لکھا جاتا ہے کہ ان میں کیا کیا چیز استعمال کی گئی ہے اس لئے اگر یقین ہو اور پتہ لگ جائے کہ اس میں سور استعمال ہوا ہے تو ہرگز استعمال نہ کریں ورنہ تجسس میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "چاہئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ حیوانات کی طرح محض نطفہ نکالنا ہی تمہارا مطلب ہو اور مُحْصِنِیْنَ کے لفظ سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں پڑتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ سو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری، دوسری حفظ صحت اور تیسری اولاد"۔

آیت نمبر سات۔ "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ ......": حضور نے فرمایا اس سے قبل پاکیزگی کا بیان تھا جس کے بعد کھانوں کا اور ازدواجی تعلقات کے بارہ میں پاکیزگی کا ذکر تھا اور اب اسی تسلسل میں جسمانی طہارت اور پاکیزگی کا بیان ہے جس کے ساتھ ہی تیمم کا بھی ذکر آجاتا ہے۔ تیمم پاکیزگی کا قائم مقام نہیں ہو سکتا سوائے مجبوری کے۔ یہ یاددہانی کے طور پر رکھا گیا ہے کہ اگر پانی موجود ہوتا تو ضرور اُسے ہی استعمال کیا جاتا۔

لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ کے سلسلہ میں فرمایا کہ اگرچہ لمس سے مراد اعضاء کی بالائی کھال کے ساتھ کسی چیز کو چھونا ہی مراد ہوتی ہے لیکن استعارۃً اور اشارۃً بیویوں کے ازدواجی تعلقات کے قیام کے لئے لمس کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اپنی بیویوں کو چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد یہی ہے کہ ان سے جنسی تعلقات قائم ہوں تو پھر غسل واجب ہوتا ہے اور ان ہی معنوں میں یہ لفظ یہاں استعمال ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ایک حدیث پیش کی جس میں آنحضورؐ کے بارہ میں آتا ہے کہ آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر ایک ہی وضو سے پانچ نمازیں ادا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا اپنا بھی تجربہ ہے کہ وقف جدید کے زمانہ میں جب دوروں پر جاتا تھا تو میں نے ایک ہی وضو سے پانچ نمازیں پڑھی ہوئی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کھانے وغیرہ میں بہت احتیاط فرمایا کرتے تھے اس لئے آپؐ کے لئے تو ایک ہی وضو سے پانچوں نمازیں ادا کرنا مشکل نہ تھا۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مجبوری کی باتیں ہیں۔ اگر ہر نماز سے پہلے تازہ وضو کیا جاسکتا ہو تو یہ بہرحال افضل اور بہتر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "نماز کا پڑھنا اور وضو کرنا طبی فوائد بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں"۔

بورڈ نے حضرت مصلح موعودؓ کا جو نوٹ لکھا ہے اس میں ہے کہ "وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ، پگڑی پر مسح اس صورت میں جائز ہے جبکہ کچھ نہ کچھ حصہ سر کا بھی لیا جائے اور اس پر بھی مسح کیا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا طریق یہی تھا کہ آپ سر کے کچھ حصہ کو بھی چھوتے اور باقی مسح پگڑی پر کرتے جس سے معلوم ہوا کہ رؤوس سے سارا سر مراد ہے۔ پگڑی کو سر کے قائم مقام بنایا گیا ہے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جرابوں پر مسح کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ پہلے زمانہ میں موزے چمڑے کے ہوتے تھے اور ان میں گند وغیرہ جانے کا خطرہ نہیں ہوتا تھا۔ اب اس کا بدل جرابیں ہیں اس لئے اگر تو صاف ہوں اور بوٹ وغیرہ محفوظ ہوں تو پھر جرابوں پر مسح ہو سکتا ہے لیکن اگر جرابیں پھٹی ہوئی ہوں، جن میں سے پیر کی انگلیاں اور تلے وغیرہ نظر آتے ہو تو پھر احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس صورت میں جرابیں اتار کر پاؤں اچھی طرح سے دھونے چاہئیں۔

آیت نمبر ۸۔ "وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ ......": علامہ زمخشری کے نزدیک اس آیت میں اس عہد کا ذکر ہے جو مسلمانوں سے اس وقت لیا گیا جب انہوں نے ہر حال میں خواہ مشکلات ہوں یا آسانی، خوشی ہو یا ناگواری، سننے اور اطاعت کرنے پر رسول کریمؐ کی بیعت کی تھی۔ انہوں نے اسے قبول کیا اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

حضور نے فرمایا کہ شیعہ حضرات میں سے بعض یہاں حضرت علیؓ اور دیگر آئمہ کی ولایت کے فرض ہونے کے بارہ میں مراد لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے کہ ہر بات کو بغیر کسی وجہ کے حضرت علیؓ کی طرف لے جاتے ہیں۔

آیت نمبر ۹۔ "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ ......": کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو ...... اور چاہئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے"۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں عمومی دشمنی مراد لی گئی ہے کہ اس وقت بھی عدل کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا جبکہ اس سے قبل بیان تھا کہ اگر خانہ کعبہ سے بھی روکا جاتا ہے تب بھی تم نے ان لوگوں کے متعلق انصاف اور عدل کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے"۔ (مرتبہ: منیر الدین شمس)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

قرارداد تعزیت بروفات مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب

ہم ممبران مجلس انصار اللہ برطانیہ احمدیت کے ایک انتہائی اخلاص رکھنے والے خادمِ دین اور مجلس انصار اللہ برطانیہ کے نائب صدر اوّل مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی افسوسناک وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب، مکرم عبدالمجید خان صاحب اور مکرمہ ملکہ خانم صاحبہ کے صاحبزادے اور مکرمہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بڑے بھائی تھے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب بہترین اخلاق فاضلہ کے حامل تھے۔ آپ کی طبیعت میں سچائی، سادگی اور انسانی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے تبلیغ کے جہاد میں محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی بیگم مکرمہ ساجدہ حمید صاحبہ مرحومہ کے ساتھ مل کر انتہائی اخلاص کے ساتھ کام کر کے برطانیہ کی تمام جماعتوں کیلئے ایک بہترین مثال قائم کی اور اس طرح اب انگریز احباب و خواتین کی ایک خاصی تعداد آپ کے پاک نمونہ کو دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوئی اور یہ سب آپ کی روحانی اولاد میں شامل ہیں۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کی والدہ صاحبہ اور سب بچوں اور عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ آپ کے لواحقین کو آپ کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ یہ نیکیاں مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں۔ اَللّٰھُمَّ آمین (اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ برطانیہ)

کرنال میں جماعت احمدیہ ہریانہ کا تربیتی کیمپ اور پہلا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

☆ باجماعت نماز تہجد اور نمازوں نیز درس قرآن و حدیث کا انتظام ☆ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و نمائندگان کی شرکت ☆ ہریانہ کی ۴۸ جماعتوں و مجالس کے ۲۵۰ نمائندگان کی شمولیت ☆ مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ☆ پیار و محبت کے دلکش مناظر

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ کرنال میں ۲-۳-۴ اپریل ۲۰۰۰ء کو جماعت احمدیہ ہریانہ کا تربیتی کیمپ اور مجلس خدام الاحمدیہ ہریانہ کا پہلا صوبائی اجتماع منعقد ہوا۔ مرکز احمدیت قادیان سے مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مع نمائندگان اور مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل اور محترم مولانا عبدالرحیم صاحب شہید مرحوم مدرس مدرسۃ المعلمین قادیان نے شرکت کی۔

اجتماع سے چند روز قبل مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ ہریانہ نے ہریانہ کے مبلغین و معلمین اور معاونین کے ساتھ پروگراموں کو تشکیل دینے اور کامیاب بنانے کیلئے جملہ ضروری امور سرانجام دیئے۔

پہلا روز ۲/اپریل بروز اتوار

۲/اپریل کو صبح باجماعت نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا جو مکرم طاہر احمد صاحب طارق مبلغ سلسلہ ہریانہ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے تربیتی کیمپ اور اجتماع کی غرض و غایت اور افادیت کے متعلق درس دیا۔ درج ذیل منتظمین نے اپنے نائبین اور معاونین کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی اور بڑی محنت سے اپنی مفوضہ ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ نگران سالانہ اجتماع و تربیتی کیمپ مکرم امام الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ سوبری و مکرم بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کرنال۔ شعبہ استقبال و رجسٹریشن مکرم نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یمنانگر۔ روشنی و لاؤڈ سپیکر مکرم رئیس الدین صاحب سیکرٹری مال ہتھلانا و مکرم منیر احمد صاحب کرنال۔ تیاری طعام مکرم نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پانی پت۔ تقسیم طعام مکرم صوفی محمد صاحب صدر جماعت چڑونی۔ صفائی مکرم نذیر احمد صاحب آب رسانی مکرم حنیف خان صاحب صدر جماعت احمدیہ حسن گڑھ۔ مکرم ہوا سنگھ صاحب سیکرٹری مال باس۔ طبی امداد مکرم ڈاکٹر خان صاحب کرنال تیاری جلسہ گاہ مکرم شعیب احمد صاحب کرنال۔ تیاری رہائش گاہ مکرم نصیر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بھوڈیا کھیڑا۔ نظم و ضبط مکرم انور صاحب سیکرٹری تبلیغ جیند۔ علمی مقابلہ جات مکرم شیر علی صاحب اگلن۔ ورزشی مقابلہ جات مکرم منگت خان صاحب سوبری۔ تیاری پروگرام واجتماع گاہ مکرم مبشر احمد صاحب بدر مبلغ سلسلہ ہریانہ۔ تقسیم انعامات مکرم امام الدین صاحب، مکرم رئیس صاحب تمام شعبہ جات میں ایک ایک مبلغ یا معلم کو بھی شامل کیا گیا۔

نماز ظہر کے بعد ۲ بجے تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم صدر اجلاس نے اجتماع اور کیمپ کی غرض و غایت بیان کی پھر خدام و انصار کو تین گروپس میں تقسیم کر کے ان کی علیحدہ علیحدہ کلاسز لگائی گئیں۔ یہ کلاسز تینوں روز مکرم مبشر احمد صاحب عامل مکرم مبشر احمد صاحب بدر۔ اور مکرم منیر احمد خان صاحب مبلغین سلسلہ ہریانہ اور مکرم رفیق احمد خان صاحب معلم سلسلہ ہریانہ نے لگائیں۔ جس میں ۴۷ جماعتوں کے ۲۰۸ افراد نے شرکت کی۔ کلاسز میں وضو اور نماز کا طریق جہاں زبانی طور پر سمجھائے گئے وہاں قادیان سے وقف عارضی کیلئے آنے والے مدرسہ احمدیہ قادیان کے طلباء عزیزان ابوالحسن سید کلیم احمد اور مقبول احمد کے ذریعہ عملی طور پر کر کے دکھائے گئے ان تینوں دنوں میں شرکاء کو مختلف مواقع کی مسنون دُعائیں بھی سکھائی گئیں۔

قریباً ۴ بجے سہ پہر مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اپنے نمائندگان کے ہمراہ قادیان سے تشریف لائے اس موقعہ پر آئے ہوئے ہریانہ کے صدران جماعت اور تمام حاضرین نے آپ کا استقبال کیا۔ بعد نماز عصر مکرم ماسٹر شیر علی صاحب صدر جماعت اگلن نے "شرائط بیعت کا آسان مفہوم و مطلب" کے عنوان پر درس دیا۔ ازاں بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد مکرم ہوا سنگھ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باس نے "صفائی کی اہمیت" "قرآن و حدیث کی روشنی میں" عنوان پر درس دیا۔ کھانے اور عشاء کی نماز کے بعد اجتماع کا افتتاحی پروگرام زیر صدارت مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مبشر احمد صاحب بدر مبلغ سلسلہ نے کی۔ محترم صدر صاحب نے خدام و اطفال کا عہد دہرایا۔ نظم مکرم مبشر احمد صاحب عامل مبلغ سلسلہ نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ صوبہ ہماچل و پنجاب نے بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق" کی بعدہٗ مکرم حکیم الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ہتھلانا نے اپنے قبول احمدیت کے حالات سُناتے ہوئے اپنی ایک نظم اس موقعہ پر پیش کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے "شراب کے نقصانات قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے ضروری نصائح کیں اور ہریانہ میں پہلا اجتماع منعقد کرنے پر مبارک باد پیش کی۔

دوسرا روز ۳/اپریل بروز سوموار

نماز تہجد ٹھیک ۴ بجے باجماعت ادا کی گئی جو مکرم منیر احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ لون نے پڑھائی۔ بعد نماز فجر مکرم ماسٹر اصغر صاحب صدر جماعت باس نے "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" عنوان پر درس دیا۔ اس کے بعد خاکسار سفیر احمد بھٹی مبلغ انچارج ہریانہ نے قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا بعدہٗ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ناشتے کے بعد مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں خدام و اطفال کے تلاوت، نظم، اذان، نماز، کلمہ طیبہ سنانے کے مقابلے ہوئے۔ جن کا آغاز مکرم داؤد احمد صاحب معلم سلسلہ حسن گڑھ آف ہریانہ کی تلاوت اور مکرم مبشر احمد صاحب بدر کی نظم خوانی سے ہوا۔ جن میں ۱۰۷ خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ مقابلہ جات کے بعد خاکسار نے "بدرسومات کے خلاف جہاد" اور مکرم مولوی مبشر احمد صاحب بدر مبلغ سلسلہ نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر دلکش انداز میں تقریر کی۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد حسب معمول تربیتی کلاسز لگیں۔ بعد نماز عصر مکرم رفیق احمد خان صاحب معلم سلسلہ دنود نے بعنوان "حقوق والدین" درس دیا۔ بعدہٗ اطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ بعد نماز مغرب و عشاء خصوصی تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ ہریانہ پنڈال میں منعقد ہوا۔ مکرم ماسٹر شیر علی صاحب صدر جماعت اگلن کی تلاوت اور مکرم وسیم احمد صاحب ندیم ڈرائیور ہریانہ کی نظم کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب معلم حسن گڑھ مکرم حنیف خان صاحب صدر جماعت حسن گڑھ مکرم بلوان خان صاحب صدر جماعت جیند مکرم کرم علی صاحب صدر جماعت مسعود پور مکرم لیلو دین صاحب صدر جماعت بھاٹلہ مکرم نصیر الدین صاحب صدر جماعت بوڈیا کھیڑا مکرم قربان علی صاحب صدر جماعت پرڈانہ مکرم سبھاش خان صاحب دمتان۔ مکرم سردار خان صاحب صدر جماعت کھرودی مکرم امام الدین صاحب صدر جماعت سوبری۔ مکرم نذیر صاحب صدر جماعت پانی پت مکرم ماسٹر شیر علی صاحب صدر جماعت اگلن نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات اور اجتماع و کیمپ پر اپنے دلچسپ تاثرات و جذبات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے ہم اس جماعت سے ناواقف تھے اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں امام مہدی کو ماننے کی توفیق دی ہم نے قادیان کا ماحول بھی دیکھا اس جیسی جماعت دنیا میں کہیں نہیں تین سال قبل ہمیں دور کا بھی خیال نہ تھا کہ یہاں ایسا شاندار اجتماع کریں گے۔ ہم پر حضور پُرنور ایدہ اللہ کا احسان ہے۔ جنہوں نے ہریانہ کی طرف خاص دھیان دیا۔ ہمیں کوئی ایک جگہ اکٹھے کرنے والا نہ تھا۔ ہمارے رشتہ دار بھی تھے نہ وہ بلاتے تھے اور نہ ہم ان کے بلانے پر اکٹھے ہوتے تھے اب جماعت کے طفیل ہمیں ایک جگہ اکٹھے ہونے کی توفیق ملی ہے۔ ہم جماعت کے بہت شکر گزار ہیں پہلے ہم کو کلمہ تک نہ آتا تھا اور ہمارے بچوں کو کوئی سکھانے والا نہ تھا احمدی مبلغین و معلمین سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اور اس اجتماع میں بھی سیکھ رہے ہیں۔ اس سے ہمیں بہت خوشی ہو رہی ہے۔ ۴۷ کے بعد ہریانہ سے اسلام قریباً ختم ہو چکا تھا مُلا مولوی صرف پیسے بٹورنے آتے تھے کسی کو ہمارے ایمان کا فکر نہ تھا۔ ۴ سال پہلے جماعت احمدیہ نے ہریانہ میں کوشش شروع کی ہمارے مبلغین ہر طرح کی قربانیاں دے کر ہمیں جہنم سے جنت کی طرف لا رہے ہیں اور آج ہم اجتماع کی شکل میں اس ترقی کی ایک جھلک دیکھ رہے ہیں۔ جماعت ہریانہ میں بہت خرچ کر رہی ہے اور ایمانداری سے کام کر رہی ہے۔ ہمارا سدھار صرف جماعت نے کرنا ہے پس ہمیں چاہئے کہ اس سے وابستہ ہو جائیں اور ہر طرح سے ان کا ساتھ دیں۔ صدر جماعت بڑھیا کھیڑا نے فرمایا کہ ہمارے گاؤں میں ۵۰ گھر مسلمانوں کے ہیں ۳۰ سال سے مولوی بھی ہے لیکن بچوں کو کچھ نہیں سکھایا صرف تعویذ دیتا ہے میں نے دُعا کی کہ اے خدا کوئی ایسی جماعت بھیج جس سے ہم ایمان کے رستہ پر چل پڑیں۔ اس کے بہت جلد بعد احمدیت ہمارے گاؤں میں پہنچی اب اگر ہمارے ٹکڑے بھی کر دیئے جائیں ہم احمدیت نہیں چھوڑ سکتے۔ اجتماع سے بہت فائدہ ہو رہا ہے آئندہ بھی ایسے اجتماعات ضرور کئے جائیں۔

تاثرات کے بعد مکرم نصر الحق صاحب فاضل معلم سلسلہ لدھیانہ اور مکرم عبدالرحیم صاحب فاضل مرحوم مدرس مدرسۃ المعلمین نے تقاریر کیں۔ آخر میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم، مکرم محمد نسیم خان صاحب مکرم عبدالرحیم صاحب نے حاضرین کے سوالات کے مختصر جوابات دیئے دُعا کے بعد ۱۰:۱۵ بجے اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا روز ۴/اپریل بروز منگل

: نماز تہجد باجماعت خاکسار نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے مختلف تربیتی امور سے متعلق درس دیا بعد ازاں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ۱۰ بجے صبح تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

باقی صفحہ (12) کالم (-) پر ملاحظہ فرمائیں

شملہ کی ڈائری

راجدھانی شملہ میں تبلیغی و تربیتی مساعی

عزتمآب جناب گورنر صاحب اور جناب چیف منسٹر صاحب سے ملاقات اور قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش

شملہ ہماچل پردیش کی راجدھانی ہے اس صوبے کی آبادی اور صوبوں سے نسبتاً کم ہے زیادہ تر پہاڑی علاقہ ہے۔ چنڈی گڑھ سے شملہ بذریعہ بس چار گھنٹے کا سفر ہے۔ جبکہ کالکا سے شملہ کیلئے ریل کی چھوٹی لائن جاتی ہے جس پر تین چار بار چھوٹی گاڑی کالکا سے شملہ اور شملہ سے کالکا چلتی ہے۔ قریباً یہ سفر چھ گھنٹے کا ہوتا ہے، شملہ ایک اونچے اور بلند پہاڑ پر واقع ہے۔ یہ شہر پہاڑ کے دونوں اطراف میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کے سرے پر مال روڈ ہے جو کہ ہموار ہے اور یہ بہت مشہور ہے اس پر چڑھ کر بہت دور دور تک نظر جاتی ہے یہ جگہ بہت خوبصورت ہے اسلئے شام سے لیکر رات دیر گئے تک یہاں سیاحوں کی کافی گہما گہمی رہتی ہے۔ مال روڈ کو چھوڑ کر باقی تمام راستے اور گلیاں بازار بہت تنگ ہیں اوپر چڑھنے کیلئے بہت کٹھنائی ہوتی ہے۔ لوگ بہت جفاکش اور محنتی ہیں۔ عوام ملنسار ہیں، دفاتر میں بھی افسران خوش خلقی سے پیش آتے ہیں۔ یہاں ہر قسم کی سہولت میسر ہے۔

موضع ٹھٹھل میں پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد کرنے کے پیش نظر مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ ہماچل پردیش کی ہدایت پر خاکسار اور نثار احمد وقف عارضی کے تحت شملہ گئے تاکہ وہاں اس جلسہ پیشوایان مذاہب کے تعلق سے افسران وغیرہ سے رابطہ کیا جائے اور دعوتی کارڈ تقسیم کئے جاسکیں چنانچہ اللہ کے فضل سے یہ دورہ بہت کامیاب رہا اس دورہ کی کارگزاری کچھ اس طرح سے ہے۔

شملہ میں یوں تو بہت سے مسلمان بھی رہتے ہیں جن میں کشمیر اور یوپی کے مسلمان زیادہ ہیں جو مزدوری وغیرہ کرتے ہیں۔ کچھ احمدی مسلمان بھی یہاں مزدوری کرتے ہیں ہم لوگ اپنے احمدی مسلمانوں کے پاس ہی رہے۔

آکاشوانی شملہ اور دوردرشن شملہ کے ڈائریکٹر صاحبان سے ملاقات اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۲۰۰۰-۴-۴ کو خاکسار اور نثار احمد دعوت نامہ لے کر آکاشوانی شملہ گئے وہاں مکرم ڈاکٹر کے سی دھوبے صاحب ڈائریکٹر سے ملاقات کی اور انہیں جماعت احمدیہ کی جانب سے ہندی ترجمہ قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر نیز دعوت نامہ دیا گیا جس کو بخوشی موصوف نے قبول کر کے شکریہ ادا کیا اس موقعہ پر ایک تصویر بھی لی گئی۔

موصوف نے آدھ گھنٹہ تک ہم سے گفتگو کی۔ نیز آج کا آخبار پروگرام میں مورخہ ۲۰۰۰-۴-۶ کو صبح آٹھ بجے سرودھرم سمیلن کے تعلق سے خبر بھی نشر کی خاکسار سے بھی اس جلسہ کے تعلق سے ریکارڈنگ کروا کے دو منٹ کی خبر اس تعلق سے نشر کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

دوردرشن کیندر کے ڈائریکٹر L.R.Gazam سے ملاقات

اسی روز خاکسار اور نثار احمد موصوف کے آفس میں گئے اور اُن سے ملاقات کی اور جماعت احمدیہ کی جانب سے اسلامی لٹریچر پیش کیا اور جلسہ کا دعوت نامہ بھی دیا گیا جس کو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

قائمقام چیف جسٹس ہائیکورٹ کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۲۰۰۰-۴-۵ کو خاکسار اور مکرم محمد ایوب خان ایڈوکیٹ نیز نثار احمد محمد امین پڈر وفد کی صورت میں موصوفہ کے دفتر میں گئے۔ موصوفہ کملیش شرما چیف جسٹس ہائیکورٹ ہماچل پردیش کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی جانب سے انگریزی ترجمہ قرآن مجید اور دیگر کتب دی گئیں جس کو انہوں نے بخوشی قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔

اسی طرح مسٹر جگدیش صاحب ایڈیشنل رجسٹرار کو بھی اسلامی لٹریچر دیا گیا۔ موصوف سے تبادلہ خیالات کا بھی موقعہ ملا۔

گورنر صاحب ہماچل پردیش کی خدمت میں ہندی ترجمہ قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش

خاکسار نے قبل از وقت بذریعہ فون ملاقات کیلئے رابطہ کیا چنانچہ خاکسار کو ۲۰۰۰-۴-۵ کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے وقت دیا گیا۔ چنانچہ خاکسار اور محمد ایوب خاں صاحب ایڈوکیٹ نثار احمد محمد امین پڈر وفد کی شکل میں گئے ہم چاروں کو ہماچل بھون میں لے جایا گیا۔ کچھ دیر دفتر بٹھا کر مکرم گورنر صاحب نے ہمیں اپنے دفتر میں بلایا۔ چنانچہ اس موقعہ پر خاکسار نے جماعت احمدیہ کی جانب سے وشنو کانت شاستری گورنر ہماچل پردیش کی خدمت میں پہلے دعوت نامہ پیش کیا اُس کے بعد ہندی ترجمہ قرآن مجید اور دیگر کتب پیش کیں۔ جس کو موصوف نے نہایت ادب اور خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ موصوف کو سرودھرم سمیلن کیلئے پیغام دینے کیلئے بھی گذارش کی گئی۔ موصوف نے نہ صرف پیغام دیا بلکہ اپنی ایک تصویر بھی پیغام کے ساتھ دی۔ اس موقعہ پر موصوف سے قریباً بیس منٹ گفتگو ہوئی۔

اسی روز کیپٹن رینا صاحب سے بھی ملاقات کی گئی اور انہیں انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا تحفہ دیا گیا موصوف بہت خوش ہوئے اس سے قبل بھی انہیں لٹریچر دیا گیا تھا۔ جس کا انہوں نے مطالعہ کیا تھا۔ موصوف بہت ملنسار ہیں۔

چیف منسٹر صاحب پریم کمار دھومل سے ملاقات اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۲۰۰۰-۴-۶ کو خاکسار اور مکرم نثار احمد موصوف کی کوٹھی پر گئے۔ پہلے فون پر رابطہ کیا گیا چنانچہ اس موقعہ پر صرف خاکسار کو اندر جانے دیا گیا ٹھیک پونے دس بجے موصوف نے خاکسار کو اپنے دفتر میں بلایا خاکسار نے پہلے جلسہ کا دعوت نامہ دیا اور گذارش کی کہ اس سرودھرم سمیلن کیلئے آپ اپنا پیغام دے دیں۔ موصوف نے اُسی وقت پریس سیکرٹری کے نام دعوت نامہ کو مارک کر کے پیغام بھجوانے کے ہدایت کی خاکسار نے اس موقعہ پر موصوف کو لائف آف محمدؐ اور دیگر کتب پیش کیں اور ایک تصویر بھی لی گئی۔ موصوف بہت خوش ہوئے۔ خاکسار نے چیف منسٹر صاحب کے دستخط سے اگلے روز ان کے دفتر سے پیغام وصول کیا جس کو جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا۔

غیر احمدی بھائیوں سے تبادلہ خیالات

مورخہ ۲۰۰۰-۴-۶ کو رات کے آٹھ بجے سے لیکر دس بجے تک لکڑ بازار کے قریب لیبر ہوسٹل میں ویری ناگ کشمیر کے غیر از جماعت دوستوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ انہیں ٹھٹھل جلسہ میں شرکت کی بھی دعوت دی گئی۔ چنانچہ ان میں سے چھ افراد جلسہ میں شرکت کیلئے ہمارے ساتھ ٹھٹھل آئے اور بہت متاثر ہو کر گئے۔

۲۰۰۰-۴-۷ کو خاکسار نے ان سے ملاقات کی اور انہیں جماعت احمدیہ کی جانب سے اسلامی لٹریچر دیا گیا جس کو انہوں نے بخوشی قبول کر کے شکریہ ادا کیا۔

مورخہ ۲۰۰۰-۴-۷ کو شملہ میں لیبر ہوسٹل بمقام چوڑا میدان کے ہال میں نماز جمعہ باجماعت ادا کی گئی۔ جس میں احمدی بھائی شریک ہوئے۔ خاکسار نے چند تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

مورخہ ۲۰۰۰-۴-۸ کو مکرم محمد لیٹین مادی صاحب سے ان کے گھر پر تین گھنٹہ تک مختلف اُمور پر تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ اسی طرح شملہ کے کئی لوگوں، فرانس کے دو سیاحوں کو بھی لٹریچر دیا گیا۔

شملہ میں مندرجہ ذیل اخبارات کے دفاتر سے بھی رابطہ کیا گیا اور انہیں ٹھٹھل جلسہ کا پریس نوٹ دیا گیا۔ جن میں دینک جاگرن-اجیت سماچار- ہماچل ٹریبیون - انڈین ایکسپریس شامل ہیں متعلقہ افراد کو جماعتی لٹریچر بھی دیا گیا۔

مورخہ ۹ اپریل کو ٹھیک ۵ بجے بذریعہ بس ایک وفد ٹھٹھل کیلئے روانہ ہوا۔ جس میں دس غیر از جماعت دوست بھی تھے۔ راستے میں چند غیر مسلم دوست بھی بس میں سوار ہوئے۔ اُن سے بھی دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ وہ بھی بہت متاثر ہوئے۔ انہیں بھی جماعت کا لٹریچر دیا گیا۔ ایک نے تو ہندی قرآن مجید کا مطالبہ بھی کیا۔ یہ قافلہ دن کے ایک بجے ٹھٹھل پہنچا۔ وہاں دوپہر کے کھانا کے بعد نمازیں جمع کی گئیں۔ جلسہ شروع ہوا جلسہ کی کارروائی سے غیر از جماعت دوست بہت متاثر ہوئے۔ سارے جلسہ کی کارروائی یہ لوگ سنتے رہے۔ خاص کر مکرم محمد لیٹین صاحب جو کوکرناگ کشمیر کے رہنے والے ہیں اور اب شملہ میں ہی مقیم ہیں، بہت متاثر ہوئے۔ موصوف اسٹیج پر ہی بیٹھے تھے۔ موصوف نے جلسہ سے قبل کہا تھا کہ کچھ سوالات بھی کرنے ہیں لیکن جلسہ کے اختتام پر خاکسار نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے کچھ پوچھنا ہے تو کہنے لگے کہ میری تسلی ہوگئی ہے۔ میرے سوالوں کا جواب بھی مل گیا ہے۔ اب میں خود ہی لائحہ عمل تیار کروں گا اور جماعت کو جس قدر مجھ سے ہو سکتا ہے تعاون دونگا۔ یاد رہے کہ اس موقعہ پر بعض معززین کو ایک ایک شال اور ایک ایک قرآن مجید جماعت کی طرف سے دیا گیا۔ مکرم محمد لیٹین صاحب کو بھی ایک شال اور قرآن مجید دیا گیا۔ وہ اس سے بہت ہی خوش ہوئے اور بہت متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول احمدیت کی توفیق بخشے اور ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔ (محمد یوسف انور بٹ استاذ مدرسہ احمدیہ قادیان)

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15'

ٹھٹھل (ہماچل پردیش) میں جماعتہائے احمدیہ ہماچل پردیش کی تیسری سالانہ کانفرنس

نماز تہجد اور باجماعت نمازوں کی ادائیگی ☆ علماء کرام کے بصیرت افروز خطابات ☆ گورنر صاحب ہماچل پردیش اور وزیر اعلیٰ صاحب ہماچل پردیش کے پیغامات ☆ ہماچل پردیش کے آٹھ اضلاع کے علاوہ قادیان اور ہریانہ کے احباب کی شرکت۔ ☆ محبت ورواداری کے بھرپور مناظر ☆ ہومیوایلو پیتھک میڈیکل کیمپ

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ صوبہ ہماچل کو تیسری سالانہ کانفرنس مورخہ ۹؍اپریل ۲۰۰۰ء کو جماعتی روایات کے مطابق نہایت کامیابی سے منعقد کرنے کی توفیق ملی اِس کانفرنس کی تیاری کیلئے مرکز قادیان سے محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل و مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم جن کو کانفرنس کے چند دن بعد مخالفین احمدیت نے ایک تبلیغی سفر کے دوران شہید کر دیا اللہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ دونوں بزرگ ایک ہفتہ پہلے تشریف لے آئے اور باقاعدہ پروگرام مرتب کر کے ہماچل کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں پوسٹر لگائے گئے اور مختلف مذاہب کے علماء ولیڈران وافسران کو دعوتی کارڈ دیئے گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اِس مرتبہ کانفرنس کے تمام انتظامی امور نومبائعین ہماچل کے سپرد کر دیئے گئے تھے۔

مورخہ ۹ اپریل بروز اتوار نماز تہجد سے اِس کانفرنس کے پروگراموں کا آغاز ہوا جو مکرم مولوی منور احمد صاحب مبشر نے پڑھائی بعد نماز فجر مکرم مولوی سفیر احمد صاحب بھٹی مبلغ ہریانہ نے ”اطاعت نظام“ کے موضوع پر درس دیا خدا کے فضل سے اِس کانفرنس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی حاضرین کی تعداد کم و بیش ۲۵۰۰ تھی۔ اِن میں ۱۷۰۰ نومبائعین صوبہ ہماچل کے تھے جن میں غیر احمدی وغیر مسلم احباب بھی تحقیق حق کیلئے تشریف لائے۔ مرکز قادیان سے آنے والا قافلہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی قیادت میں ٹھٹھل پہنچا اِس طرح صوبہ ہریانہ سے بھی ایک قافلہ کانفرنس میں شامل ہوا جن کو ملا کر گاڑیوں کی تعداد ۱۳۲ تھی اِس کے علاوہ بسوں ٹرکوں کے ذریعہ بھی نومبائعین و زیر تبلیغ احباب و مستورات مقام اجتماع میں پہنچے۔ ۲ بجے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان باقاعدہ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم دیدارالحق صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل نے ان آیات کا ہندی ترجمہ پیش کیا اور بعدہ مکرم وحید الدین صاحب شمس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

خوش الحانی سے سنایا۔ جلسے کی پہلی تقریر مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم نگران ہریانہ نے بعنوان ”حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور جماعت احمدیہ کا تعارف“ کی بعدہٗ مکرم این شفیق احمد صاحب اور اُن کے ساتھیوں نے ”گوکل والے شام کنہیا“ نظم خوش الحانی سے پڑھی بعد ازاں جناب سوامی بھگوان داس جی نے جو ہوشیار پور سے تشریف لائے تھے ”حضرت کرشن جی مہاراج کی حالات زندگی“ بیان کی اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ ایسے جلسے کر کے انسانوں کی بہت خدمت کر رہی ہے۔ اِس سے ہمیں ایک دوسرے کے مذہب اور عقائد کو سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور ایک ہی سٹیج سے تمام مذاہب کی عزت و اکرام کو بڑھاوا ملتا ہے۔ اِس طرح جماعت احمدیہ آپس میں محبت بانٹتی ہے۔

بعد ازاں محترم تنویر احمد صاحب خادم نے گیتا وید بائبل۔ گرنتھ اور قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں اُن کتب کے حوالے سے واحدانیت کی تعلیم پیش کی اور جناب وشنو کانت شاستری جی گورنر ہماچل کی طرف سے ارسال کردہ اُن کا محبت بھرا پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے کانفرنس کے لئے ارسال فرمایا تھا۔

اُس کے بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید نے بعنوان ”جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب“ پر تقریر فرمائی بعدہٗ مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل نے جناب پریم کمار دھومل وزیر اعلیٰ ہماچل کا پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے کانفرنس کیلئے ارسال کیا تھا۔ پیغام کے بعد مکرم جناب ماسٹر اجاگر سنگھ صاحب لاریا سیکرٹری گوردوارہ سنگھ سبھا ہوشیار پور نے تقریر کی موصوف نے جماعت احمدیہ ہماچل کے منتظمین، علاقہ نواسیوں اور گاؤں کے رہنے والوں کو مبارکباد دی جنہوں نے اِس جلسے کا انتظام کیا انہوں نے فرمایا کہ آج ٹھٹھل کی زمین پر رحمت خدا کا نزول ہو رہا ہے۔ اور ہماچل کی احمدیہ جماعت کا میں شکر گزار ہوں جنہوں نے یہ جلسہ منعقد کیا اور محبت کی تعلیم کو پھیلا رہے ہیں۔

ازاں بعد جماعت ہائے احمدیہ ہماچل کی جانب سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے ٹھٹھل کے سکول کے بچوں کی تعلیمی بہبود کیلئے پانچ ہزار روپے کا تحفہ پردھان ٹھٹھل کو عنایت فرمایا۔ اِس کے بعد جناب پروفیسر جھیٹا جی آف گورنمنٹ کالج امب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا آپ کے بعد جناب دھرم ویر شاستری جی پردھان آریہ سماج ضلع اونہ نے ویدک دھرم کی نمائندگی میں خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اس کے بعد جناب شاہ دیو جی منکوٹیا پردھان ضلع کانگڑہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ایسی تقریب جہاں

باقی صفحہ (12) کالم (1) پر ملاحظہ فرمائیں

विष्णुकान्त शास्त्री
राज्यपाल,
हिमाचल प्रदेश

राज भवन,
शिमला-171 002.

پیغام

جناب وشنو کانت شاستری گورنر ہماچل پردیش
برموقعہ جلسہ پیشوایان مذاہب بمقام ٹھٹھل

مجھے یہ معلوم کر کے بے انتہا مسرت ہو رہی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے تحت 9 اپریل 2000 کو اونہ ضلع کی تحصیل امب کے گاؤں ٹھٹھل میں ALL Religious Conference منعقد کی جارہی ہے۔

تمام مذاہب انسانوں کے اتحاد اور انسانیت کی خدمت کا پیغام دیتے ہیں سبھی مذاہب کا مقصد سچائی، سادگی، ایمانداری اور رواداری جیسی صفات کا قیام اور انسانی زندگی کو سکھی اور خوشحال بنانا ہے انسان، انسان کے بیچ پیار اور برادرانہ تعلقات پیدا کر کے انسان میں انسانیت پیدا کی جاسکتی ہے احمدیہ مسلم جماعت اس سمت میں اچھا کام کر رہی ہے اور میں دلی تمنا رکھتا ہوں کہ وہ اور اچھا کام کریں۔

جلسہ پیشوایان مذاہب کے انعقاد سے جہاں مختلف مذاہب کے نمائندوں کو اپنے خیالات پیش کرنے کا موقعہ ملے گا وہیں ان میں ایک دوسرے کے تئیں عزت رواداری اور حلیمی کے جذبات بھی مضبوط ہوں گے مجھے یقین ہے کہ اس سے مختلف فرقوں کے بیچ برادرانہ تعلقات مضبوط ہوں گے اور یکجہتی اور امن کا راستہ ہموار ہوگا۔ میں All Religious Conference کی کامیابی کیلئے اپنی دلی تمنائیں پیش کرتا ہوں۔

دستخط
وشنو کانت شاستری
(گورنر ہماچل پردیش)

(विष्णुकान्त शास्त्री)

मुख्य मन्त्री

हिमाचल प्रदेश

एलर्जली
शिमला 171002

پیغام

وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش

برموقعہ جلسہ پیشوایان مذاہب بمقام ٹھٹھل ضلع اونہ منعقدہ 9 اپریل 2000

مجھے یہ معلوم کر کے دلی خوشی ہو رہی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت صوبہ ہماچل کے ماتحت 9 اپریل 2000 کو گاؤں ٹھٹھل تحصیل امب ضلع اونہ میں All Religious Conference منعقد کی جارہی ہے۔

بھارت ایک سیکولر ملک ہے جہاں تمام مذاہب کے لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ہولی ہو یا دیوالی عید ہو یا گوروپرو سبھی لوگ آپس میں مل کر ان تہواروں کو خوشی کے ساتھ مناتے ہیں صوبہ ہماچل فرقہ وارانہ یکجہتی کی ملک میں ایک مثال ہے یہاں پر سبھی فرقوں کے لوگ جس طرح آپس میں مل کر رہتے ہیں اس کا ہی نتیجہ ہے کہ یہاں ہمیشہ مذہبی بھائی چارے کا ماحول بنا رہا ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت ہماچل پردیش کے ذریعہ مذہبی جلسہ کا انعقاد کرنا ایک قابل تعریف قدم ہے اسی طرح کے مذہبی جلسوں سے مذہبی بھائی چارے میں اضافہ ہوگا۔ جلسہ کے کامیاب انعقاد کیلئے میری نیک تمنائیں۔

دستخط
(پریم کمار دھومل)
وزیر اعلیٰ ایل جرلی شملہ

(प्रेम कुमार धूमल)

وصایا

منظوری سے قبل اسلیئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت **15077**:- میں حامدہ ناصر زوجہ مکرم ایس ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/2/2000 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

		G.M.G	قیمت موجودہ
۱۔	دو چوڑیاں طلائی وزن	25-470	9850/=
۲۔	چوڑی طلائی ایک عدد وزن	10-250	3750/=
۳۔	چین طلائی ایک عدد وزن	9-100	4050/=
۴۔	چین طلائی ایک عدد وزن	24-310	9400/=
۵۔	رنگ طلائی ۸ عدد وزن	24-350	8965/=
۶۔	بالیاں طلائی اعدد وزن	9-630	3170/=
۷۔	لاکٹ طلائی ۲ عدد	3-830	1400/=
۸۔	بالیاں طلائی ایک عدد	1-950	850/=
۹۔	ناک کا پھول طلائی ایک عدد	1-250	440/=
۱۰۔	نیکلیس طلائی ایک عدد موتیوں کے ساتھ	84-800	20,380/=
			Rs. 62,225/=
۱۱۔	ایک سیٹ نقرئی زیور وزن	**23-000**	320/=
۱۲۔	پازیب نقرئی ایک عدد	72-400	370/=

۱۳۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ =/21000 روپیہ ہے اس میں سے میرے شوہر نے مبلغ ساڑھے بارہ ہزار روپیہ کا زیور طلائی بنا کر دیا ہے یہ زیور مذکورہ بالا زیور میں شامل ہے میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میرا ذریعہ آمد کوئی نہیں ہے میں رہن سہن کے معیار کے مطابق ماہوار مبلغ =/300 روپیہ پر حصہ آمد میں چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کبھی میں مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ایس ناصر احمد قادیان خاوند موصیہ	حامدہ ناصر قادیان	محمد مقبول طاہر قادیان

لدھیانہ میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال

الحمدللہ امسال بھی ایگری کلچر یونیورسٹی میں کسان میلے کے وقت مجلس انصار اللہ قادیان کی طرف سے بک سٹال لگایا گیا۔ لدھیانہ یونیورسٹی میں پندرہ دن قبل ایک کمرہ اور بک سٹال ریزرو کر لیا گیا تھا۔ مورخہ 14/3/2000 کو بعد نماظہر مکرم وحید الدین صاحب شمش نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ، خاکسار اور مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی منتظم اشاعت اجتماعی دعا کے ساتھ لدھیانہ روانہ ہوئے۔ 15/3/2000 کی صبح بک سٹال کو بہت اچھی طرح سے سجادیا گیا۔ صبح سے ہی بک سٹال میں لوگوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی تھی۔ بک سٹال میں ہمارے دو معلم مکرم نصیر الحق صاحب اور مکرم فاروق احمد صاحب کو بھی اپنے ساتھ بیٹھایا گیا تھا تاکہ تبلیغی کام صحیح طریق سے ہو سکے۔ مبلغ -/3427 روپے کے کتب فروخت ہوئے۔ اسی طرح ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں میں جماعتی لیٹریچر کافی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

اس موقعہ پر معزز مہمان محترم گورچرن سنگھ صاحب کالکٹ وائس چانسلر کو محترم وحید الدین صاحب شمش نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان و نائب ناظر تعلیم نے بیس ہزار حاضرین جلسہ کی تعداد میں پنجابی ترجمہ قرآن مجید اور جماعتی لیٹریچر پیش کیا۔ جسکو موصوف نے بڑے خوشی کے ساتھ قبول کیا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر فرداً فرداً سرکاری افسران سے ملاقات بھی کی گئی اور جماعتی تعارف بھی کروایا گیا۔ اس موقعہ پر محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب و ہماچل نے مجلس انصار اللہ قادیان کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے

(سید بشارت احمد منتظم عمومی مجلس انصار اللہ قادیان)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

میرے آقاؐ تیرا دنیا میں کوئی ثانی نہیں
تیرے جیسا میرا کوئی محسن و جانی نہیں

دشمنوں کو تونے اپنے خلق سے گھائل کیا
اپنے مولیٰ کی صداقت کا انہیں قائل کیا

خانہ کعبہ کو کیا بتوں سے تونے پاک و صاف
کردئے توحید کے جاری وہاں چشمے شفاف

حوصلے سے ظلم تو سہتا رہا مردانہ وار
حق کی دعوت پھر بھی تو دیتا رہا دیوانہ وار

تونے عورت کو پہنایا عزت و رفعت کا تاج
پاگئی دنیا میں عزت آج وہ کرتی ہے راج

تونے اک عجمی[1] کو وہ عزت عطا کی لازوال
جس کی دنیا میں نہیں ملتی کوئی بھی اک مثال

توڑ ڈالی میرے آقا نے غلامی کی زنجیر
اور انسانوں کو حاصل ہوگئی اعلیٰ توقیر

میرے آقا کا ہے یارو کتنا عالی حوصلہ
قابو پاکر دشمنوں پر پھر بھی نہ بدلہ لیا

بھیجتے ہیں ہم رسولؐ پاک پر لاکھوں سلام
انبیاء میں سب سے برتر جس کو حاصل ہے مقام

جس پہ اُترا آسماں سے اپنے مولیٰ کا کلام
ملتا ہے اس کی اطاعت سے خدا کا ہر انعام

حشر کے دن میرے آقاؐ ہم پہ بھی رکھنا نظر
کھینچ لینا ہم کو اس جا جس جگہ ہو تیرا در

(خواجہ عبد المومن اوسلو ناروے)

[1] حضرت بلال رضی اللہ عنہ

ہفت روزہ بدر کی شرح میں اضافہ

ہندوستان کے خریداران بدر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کاغذ، کمپیوٹر کمپوزنگ، آفسیٹ پرنٹنگ اور دیگر اخراجات بڑھ جانے کے باعث اخبار بدر کی طباعت کے اخراجات بہت بڑھ چکے ہیں صیغہ بدر باوجود ان تمام زائد اخراجات کے اصل لاگت سے بھی کم قیمت پر خریداران کو بدر دیتا رہا ہے۔

مذکورہ تمام امور کو مد نظر رکھتے ہوئے صیغہ بدر نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یکم اپریل ۲۰۰۰ء سے بدر کی شرح میں مبلغ -/۱۵۰ روپے سالانہ چندہ سے بڑھا کر مبلغ -/۲۰۰ روپے سالانہ چندہ کر دیا ہے۔ جملہ خریداران بدر مطلع رہیں کہ یکم اپریل ۲۰۰۰ء سے بدر کی شرح سالانہ -/۲۰۰ روپے ہوگی۔

(منیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

ولادت: خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ ساجدہ پروین آف مسکرا کے ہاں اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰-۲-۲۰۰۰ کو لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے نیز نیک۔ صالح۔ خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(رئیس احمد صدیقی کانپور یو۔پی)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/- 200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 49 Thursday, 27 April 2000 Issue No: 17

(0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

اعلان دُعا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ اپنی نواسی عزیزہ امۃ البصیر ندرت سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم نواب منصور احمد خان صاحب کی شادی خانہ آبادی کی تقریب سعید میں شمولیت کیلئے گذشتہ دنوں ربوہ تشریف لے گئے تھے۔ ربوہ قیام کے دوران موصوف بیمار ہو گئے۔ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چند دن داخل ہو کر زیر علاج رہے۔ آنمحترم ۲۰۰۰-۴-۱۰ کو مع بیگم صاحبہ قادیان میں مراجعت فرما ہوئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب اور بیگم صاحبہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ ہر دو افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامل صحت و تندرستی درازیٔ عمر بیش از بیش خدمات دینیہ کی احسن طور پر بجا آوری کی توفیق ملنے کیلئے جملہ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

بقیہ صفحہ: (12)

سبھی مذاہب والے اکٹھے بیٹھے ہوں پہلی بار دیکھی ہے۔ اِس موقعہ پر جماعت احمدیہ ہماچل پردیش کے بچوں کے امتحان دینی نصاب میں ضلع وار پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ یاد رہے کہ اِس سال صوبہ ہماچل کے ۸۳ بچوں و بچیوں نے دینی امتحان میں حصہ لیا تھا۔ اسی طرح معزز مہمانوں کو ہندی ترجمۃ القرآن کا تحفہ عطا فرمایا نیز دوشالہ اوڑھا کر اعزاز دیا گیا۔

کانفرنس سے تین یوم قبل جماعت کی طرف سے ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی علاج کیلئے مفت میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں مکرم ڈاکٹر مظفر حسین صاحب بنگالی، مکرم ڈاکٹر سید داؤد احمد صاحب مکرم منور احمد صاحب ناصر اور اُن کے ساتھیوں نے خدمات پیش کیں۔ جس سے سینکڑوں مریضوں نے فائدہ اُٹھایا۔ اِسی طرح ایک بک سٹال بھی لگایا گیا اِس موقعہ پر ۱۰۷۵ روپے کی کتب فروخت ہوئیں اور کثیر تعداد میں تعارفی لٹریچر بھی تقسیم کئے گئے۔ کانفرنس کے انعقاد کی خبریں ریڈیو شملہ سے دو مرتبہ نشر کی گئیں اور مختلف کثیر الاشاعت اخبارات میں جلسہ سے پہلے اور بعد میں بھی بڑی بڑی سرخیوں اور فوٹوز کے ساتھ کانفرنس کی خبریں شائع کی گئیں۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے خطاب فرمایا اور دُعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو اِس بستی میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جس کا افتتاح کچھ عرصہ قبل ہی محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے فرمایا تھا۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

اس موقعہ پر محکمہ پولیس، بجلی و پانی اور اسکول کے عملہ نے بھرپور تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم شہید، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور، مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد اور مکرم مخدوم شریف صاحب مہتمم مقامی قادیان، مکرم وحید الدین صاحب شمس، مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت، مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب۔ ہماچل کے جملہ مبلغین و معلمین کرام اور داعیانِ الی اللہ نے بھرپور تعاون دیا۔ اِس طرح مہمان مستورات کے قیام و طعام کے تمام انتظامات مقامی لجنہ کے علاوہ درج ذیل خواتین نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ، محترمہ شہناز بیگم اہلیہ مکرم رفیع محمد صاحب، معلم محترمہ رانی بیگم اہلیہ مکرم عبداللہ صاحب، محترمہ امۃ الشافی اہلیہ خاکسار محمد نذیر مبشر۔

اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

(محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل پردیش)

بقیہ صفحہ: (8)

نے فرمائی۔ مکرم داؤد احمد صاحب کی تلاوت کے بعد محترم صدر صاحب نے خدام و اطفال کا عہد دہرایا۔ عزیز ابوالحسن صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے چند ضروری امور پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ ہریانہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کے ایام نہایت محبت و پیار سے گزرے آپ نے خدا کی خاطر تکالیف برداشت کر کے جو اچھا نمونہ دکھایا ہے اسے ہمیشہ اپنائے رکھیں اور اپنے گھروں میں واپس جا کر اسے جاری کریں جب دوسرا اجتماع کریں تو اس سے بڑھ کر ہو۔ خدا تعالیٰ ہریانہ میں جماعت کو مسلمانوں اور سب انسانوں کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ ازاں بعد مکرم امام دین صاحب نگران تربیتی کیمپ نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے فرمایا کہ میں ہریانہ میں شاندار رنگ میں اس اجتماع اور کیمپ کے کامیاب انعقاد پر مکرم نگران صاحب ہریانہ اور تمام مبلغین و معلمین اور صدر صاحبان اور حاضرین کو مبارک باد دیتا ہوں۔ بفضلہٖ تعالیٰ صوبہ ہریانہ تربیتی لحاظ سے ہندوستان میں کافی آگے جا رہا ہے۔ مبلغین و معلمین کرام دن رات بے لوث خدمت کر رہے ہیں جہاں جہاں جماعت قائم ہوئی ہے۔ ساتھ ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ بھی قائم ہونی چاہئے۔ آخر پر آپ نے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد مکرم امام دین صاحب صدر جماعت سوبری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اور تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ ہریانہ نے انعامات تقسیم کئے۔ دُعا کے بعد ۱۰:۳۰ بجے اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد تمام حاضرین نے کھانا تناول فرمایا پھر اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

اجتماع کیلئے ہریانہ کے درج ذیل مقامات سے قریباً ۲۵۰ نمائندگان تشریف لائے۔ کرنال، سوبری و مضافات، تلاکور، دنود، لوہانی، نمیڑی وال، اوگالن، باس، گلکنی، شرلرا، چڑونی، رام پور، سمین، جند ہیڑی، موڑی، پرڈانہ، پانی پت، حسن گڑھ، بیلی وال، بوڑیا، ہانسی، جیند، ہیبت پور، برہ، کھرودی، بنگاؤں، بالو، مسعود پور، بھانلہ، رال واس، پنی ہار، پٹودی، سنڈوا، لون، دمتان، سدکن، ڈومر خان، تیوڑی، یمنانگر، برسالو، کھیڑی، ہتھلانا، رسینان، لدھیانہ، پنجاب، قادیان، امیٹھہ (یوپی)

اگرچہ مشن ہاؤس میں ۲۵۰ مہمانان کے قیام کیلئے جگہ بہت تنگ تھی۔ پھر بھی تمام مہمانان نے نہایت خندہ پیشانی اور محبت کے ساتھ ایک دوسرے کیلئے قربانی کرتے ہوئے ان ایام کو گزارا۔ پنڈال کو خوبصورت بجلی کے رنگین قمقموں اور مختلف تربیتی امور پر مشتمل بینرز سے سجایا گیا تھا۔ خدام و اطفال نے اجتماع گاہ میں خصوصی طور پر صفائی کا خیال رکھا۔ تمام شعبہ جات میں نہایت خوش اسلوبی سے مفوضہ ڈیوٹی سرانجام دی۔ مکرم بشارت احمد صاحب آف قادیان نے ایم ٹی اے کیلئے اجتماع کی کوریج کی۔ اسی طرح مکرم عطاء الغفار صاحب اور ناصر محمود صاحب آف قادیان نے ہندی رسالہ راہِ ایمان کا سٹال لگایا۔ دوران اجتماع کبڈی خدام و اطفال کرکٹ خدام و اطفال، دوڑ خدام و اطفال و انصار، و صدر صاحبان و مبلغین و معلمین کرام کے علاوہ اطفال کی مختلف دلچسپ کھیلیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سب معاونین کو بہتر جزاء عطا فرمائے اور اجتماع کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

(سفیر احمد بھٹی کرنال مبلغ انچارج ہریانہ)

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893